یہہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہی۔

شرح قیمت اخبار معہ محصول ڈاک

سالانہ ... ششماہی

خریداران ممالک بیرون ... دس شلنگ ... چھ شلنگ

عام ... ے ... للہ ... ے ... للہ

طلبا اور کم استطاعت اصحاب بشرط تصدیق ... للہ ... للہ

بغیر چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونہ کا پرچہ آدہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ ہوگا۔ +

شرح اُجرت اشتہارات ومضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اُجرت بذریعہ خط وکتابت فیصل ہوگی۔

مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج ہون گی۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر پر منڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے۔ روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجنا چاہیئے۔ ورنہ مطبع ذمہ دار نہ ہوگا۔

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

ایڈیٹر منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار عدالت

جلد ۶ | امرتسر ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۰۱ء عیسوی یوم دوشنبہ | نمبر ۴۳

وکیل

امرتسر ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۰۱ء عیسوی یوم دوشنبہ جلد ۶ نمبر ۴۳

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اورھم

جب ٹھیک دو بجکر ۵ منٹ پر سب اراکین اجلاس کے لئے اپنی اپنی نشستگاہون پر متمکن ہوئے

سلسلہ کیلئے دیکھو وکیل مطبوعہ ۱۴ جنوری ۱۹۰۱ء

توچودہری خوشی محمد صاحب بی اے نے یہ رزولیوشن پیش کیا۔

(۳) کہ اس کانفرنس کی رائے ہے کہ مسلمان لڑکیون کی توسیع معلومات وترقی تہذیب کے لئے ضروری ہی کہ علاوہ کتابین تصنیف کیجائین جو مسلمان لڑکیون کی ضرورت کے مطابق ہون۔

چودہری صاحب کے دلایل واقعی نہایت دلنشین تہے اور اونکا طرز ادا حقیقت مین نہایت پسندیدہ تہا ہم اونکی تقریر بتمامہا پچھلے ہفتہ ضمیمہ مین دے چکے ہین۔

صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب نے جو تعلیم نسوان کے بہت بڑے حامی ہین اسکی تائید بڑے پرزور الفاظ مین کی۔ اونہون نے کہا کہ کوئی قوم ترقی نہین کرسکتی جب تک اوسکی عورتین شایستہ نہ ہون۔ اولاد کی تعلیم سب سے پہلے ماں سے شروع ہوتی ہے۔ اگر ماں فہمیدہ ہے تو ضرور اپنی اولاد کے دل مین ایسے وسیع اور پاکیزہ خیالات دلنشین کریگی جو مادام الحیات اوسکے لئے مفید ہون بلکہ انسان اور ممبر سوسائٹی بنانے مین کامیاب ہون سپارٹا کی عورتین اپنے بیٹون کو تلقین کیا کرتی تہین کہ میدان جنگ مین پیٹھ دینے سے مرجانا اچھا ہے۔ یا یون کہین کہ وہ شفقت مادرانہ کو قومی محبت کے مقابلہ مین کم پایہ سمجھتی تہین برخلاف اسکے یہان یہ حال ہے

کہ اگر کوئی لڑکا حصول علم کیلئے ماں سے جدا ہونا چاہے تو وہ ضرور ہی سدراہ ہوتی ہے۔ اگر ماؤن کو ایسی تربیت ملے جس سے اونکی طبایع مین یہ فرق آجائے اور وہ اپنی اولاد کے سود وزیان کو زیادہ تر معقولیت سے سمجھنے کے قابل ہوجائین تو ضرور ہے کہ ہمارے مرد بڑی ہی ترقی کرین۔ بعد ازان صاحب پریسیڈنٹ نے اس ریزولیوشن کے متعلق تقریر فرمائی جسکا قلق دل یہ ہے:۔

حضرات! مین آپکو ایک ذاتی مشاہدہ کا حال سناتا ہون جو تعلیم یافتہ ماؤن کا اثر اولاد کی تعلیم پر پڑتا ہے مین ایک لڑکے کو جانتا ہون جس نے پانچ برس کی عمر مین کہیل کود کے مشاغل کی وساطت ہی سے اتنی کچھ تربیت حاصل کی جو دہ سالہ بچون کو بالعموم نصیب نہین ہوتی۔ اس چھوٹے سے سن مین وہ انگریزی مین لکھ پڑھ سکتا تہا اور اردو تو خیر اوس کی مادری زبان ہی تہی یہ قابلیت اوسے محض اس سبب سے حاصل ہوئی کہ اوسکی والدہ تعلیم یافتہ تہی (چودہری خوشی محمد صاحب نے اس موقعہ پر کہا کہ حضرات یہ خیال رہے کہ صاحب پریسیڈنٹ خاص اپنے صاحبزادے کا ذکر فرماتے ہین) چیئرز۔ جب یہ لڑکا نو برس کی عمر کو پہونچا تو اُسے تین زبانون مین خاصی مہارت ہوگئی۔ جہان کہین سے قابل اور تربیت یافتہ ماؤن کی تحویل مین رہے ہین اون مین علاوہ تعلیم کے ایک اور خوبی پیدا ہوجاتی ہے وہ یہہ ہے کہ اون مین اپنے جذبات کو قابو کرنے کا ایک مادہ پیدا ہوجاتا ہے جو عمر بھر اون کے حق مین ازبس مفید ہوتا ہے۔ یہہ تو مسلمہ امر ہے کہ ماں سے زیادہ اولاد کے لئے اور کوئی بہی شفیق نہین ہوسکتا۔ پس یہ ظاہر ہے جب ایسا شفیق خود تربیت یافتہ ہو اور وہ اس امر کا خواہان ہو کہ اوسکی اولاد اوسی تربیت سے مستفید ہو تو اس سے زیادہ اوسکی فلاح کے لئے اور کیا درکار ہے۔ اگر خدانخواستہ ایسا نہ ہو تو لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ زمانہ جو تاریخ پیدائش سے مدرسہ مین داخل ہونے تک حائل ہوگا وہ ایسے شغلون اور صحبت کا خوگر ہوگا جو عمر بھر اوس کے لئے بہت بُرا اثر پیدا کرے گا۔ میری رائے مین بچون کی تعلیم چار پانچ برس کی عمر سے ٹہیک نہین۔ بلکہ مناسب یون ہے کہ ایام شیرخوارگی سے ہی ان کی تربیت کا آغاز ہو اور دودہ کے ساتھہ ہی اونکے اوضاع واطوار کی تہذیب کیجائے۔ بلکہ حق پوچھو تو اس سے بہی پہلے یعنی والدین بہی انسان کامل کا رتبہ رکہین تو اولاد کی عملی تعلیم ہوتی ہی اور اون مین ایک خاص قسم کی

شائستگی بالطبع پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر اس وقت ہم اپنی اولاد کی تربیت کا فکر کرین جو کسی دن کو خود ہماری طرح باپ ہونے والے ہین تو وہ تین پشتون کے بعد خود بخود نظر آئیگا کہ وہ ایسی شائستہ طبیعتین لیکر آئے ہین جو ترقی اور شائستگی کے لئے غایت درجہ موزون ہین۔ ان ماماؤن اور لونڈیون کے زہریلے اثرادن کا سیتاناس کرتے ہین۔ جہان ذرا بچہ رویا تو انانے نے الفور کسی چیز کا دھوکا دیا اور اگر وہ اس دم مین آکر چپ ہوگیا تو نہ تو کوئی چیز ہے اور نہ وہ دلاسا۔ گویا جھوٹ اور کذب کا سبق یہین سے شروع ہوتا ہے یہی نہ موم خصلتین اون معصومون مین بھی مخمر ہوتی ہین اور آخر کار نتیجہ یہ ہوتا ہے جس کے باعث سے ہمارا ملک غلط بیانی کے جرم مین بدنام ہو رہا ہے۔ ان عیوب کا ازالہ فقط اوسی صورت مین ممکن ہے کہ ہم تعلیم نسوان کی طرف زیادہ تر متوجہ ہون۔ عام خیال ہے کہ عورتین بمقابلہ مردون کے کُند ذہن ہوتی ہین حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ مین نے ایک موقعہ زنانہ اور مردانہ مدرسہ کا ایک ہی وقت مین امتحان لیا۔ زنانہ مدرسہ کی چوتھی جماعت کی لڑکیان بمقابلہ لڑکون کے عربی۔ فارسی۔ گرامر اور انشاپردازی مین اچھی نکلین۔ اس امر سے انکار نہین ہوسکتا۔ کہ عورتون کو تعلیم دینے کی ضرورت ہے اور یہ امر بھی مسلم ہے کہ اونکے ذہن کسی طرح مردون سے کم نہین۔ اب یہہ ضرورت واقع ہوئی کہ نصاب تعلیم ناقص ہے۔ اس مین شک نہین کہ ہمارا لٹریچر اس قابل نہین کہ بے تکلف عورتون کو اُس تک رہنمونی کی جائے اور اونہین عام اجازت دیجائے کہ وہ اپنی پسند کے مطابق اپنے لئے آپ ہی کتابین انتخاب کرین۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اون کے لئے مناسب کتابین تدوین کرائین۔ جیسا کہ ایک لایق انسپکٹر مدارس نے کسی گذشتہ کانفرنس مین تجویز کیا تھا۔ مین اس بات کا ظاہر کرنا بیمحل نہین سمجھتا کہ میری اپنی لڑکیون نے خاصی تعلیم حاصل کی ہے اونہین زبان عربی اور دیگر السنون مین معقول مہارت حاصل ہے۔ تفسیر بیضاوی اور قصاید سبعہ معلقہ کو انہون نے سبقاً پڑھا ہے۔ اور انگریزی مین بھی اونہین خاصی مہارت ہے۔ میری ایک بھتیجی ہے جو مجھے ہمیشہ عربی مین خط لکھا کرتی ہے۔ اور ساتھ ہی انگریزی زبان پر قادر ہے اور باوجود اس علم وفضل کے اُمور خانہ داری سے بھی وہ بیگانہ نہین۔ بات یہ ہے کہ ہم نے مدتون سے اون کے دماغون اور توائے ذہنیہ کو یہان تک معطل کر دیا ہے کہ اب ہمین لامحالہ یہہ قیاس کرنا پڑا کہ وہ کسی کام کی نہین حالانکہ اگر ہم اونہین موقعہ دین تو معاً معلوم ہوگا کہ وہ سب کچھہ کرسکتی ہین اور اونکی ذہانت ہر ایک علم کے اکتساب پر حاوی ہوسکتی ہے۔

صاحب چیرمین کی اس تقریر کے ختم ہونے مین ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا۔

بعد ازان مولوی بشیر الدین صاحب نے مناسب الفاظ مین یہ ریزولیوشن پیش کیا:—

(۱) جب تک مسلمانان ہندوستان مین انگلستان کیطرح بورڈنگ سسٹم کا طریقہ جاری نہوگا نہ مسلمانون مین اعلیٰ تعلیم کی ترقی ہوسکتی ہے اور نہ عمدہ تربیت کی۔ اور نہ مسلمان طلبا مین اسلامی اخلاق یا مذہبی پابندی پیدا ہوگی۔ +

لایق محرک کے بیٹھتے ہی مسٹر شوکت علیصاحب نے بڑی فصاحت سے پُرزور الفاظ مین اوسکی تائید کی۔ اور قاری سرفراز حسین صاحب نے علی گڈھ کالج کے بورڈنگ سسٹم کو بڑی وضاحت سے نمونہ کے طور پر پیش کیا اور بیان فرمایا کہ وہان کے بورڈنگ کے تربیت یافتہ عموماً۔ راستباز۔ دیندار اور مؤدب ثابت ہوئے ہین۔ اون مین ہمدردی اور قومی فلاح کے خیالات بکثرت پائے جاتے ہین۔ جہان دنیوی اُلوالعزمی پائی جاتی ہے اوسکے دوش بدوش دینداری کا پاس بھی ہوتا ہے۔ غرضیکہ ایسی بہت سی باتون کا ذکر کرکے فرمایا کہ اگر مسلمانون کو مسلمان بنانا منظور ہے تو اس کالج کی اعانت لوازمات سے ہے۔

اس ریزولیوشن کے پاس ہونے پر۔ مسٹر پٹنگ نے یہ ریزولیوشن پیش کیا جسکا یہ مضمون تھا:—

کہ الہ آباد یونیورسٹی کا یہہ قانون کہ امتحان انٹرنس مین سولہ برس سے کم عمر کا طالب علم شریک نہ ہوسکے۔ اس صوبہ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے باعث مضرت ہے۔ صاحب ممدوح نے ایک مختصر مگر مدلل انگریزی تقریر مین اس ریزولیوشن کو پیش کیا۔ منشی شمس الدین صاحب جنرل سکرٹری انجمن حمایت اسلام نے اُردو مین اوسکی تائید فرمائی۔ اونکی حجت یہ ہے کہ بعض حالتون مین سولہ برس تک انتظار کرنا طالب علم کے حق مین مضر ہوگا کیونکہ ممکن ہے کہ وہ کھیل کود مین لگ جائے اور رفتہ رفتہ اوسکی ذہانت مین فرق آجائے۔

یا کم سے کم قوائے ذہنیہ معطل رہنے سے آخر کو بیکار ہوجائین۔ اسکی تائید صاحب پریسیڈنٹ نے جامع الفاظ مین کی۔ اور ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا۔ اس کے بعد حافظ فضل حق صاحب نے اپنا ترکیب بند پڑھا اور جلسہ برخاست ہوا۔ +

رات کے وقت ریزیڈنسی کی کوٹھی مین تعلیم نسوان پر غور کرنے اور نصاب تعلیم کی اصلاح مین ایک مختصر سی مجلس منعقد ہوئی اور دو گھنٹہ کے مذاکرہ کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ +

۲۹- دسمبر } ۹ بجے اجلاس شروع ہوا۔ چونکہ نواب عماد الملک تشریف نہ لائے تھے اس سبب سے خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب چیرمین تجویز ہوئے۔ اور کارروائی شروع ہوئی۔

مسٹر ماریسن پرنسپل علیگڈھ کالج نے یہ ریزولیوشن پیش کیا کہ مسلمانان ہند کی تمام کوششین اسبات مین صرف ہونی چاہئین کہ علیگڈھ مین ایک محمڈن یونیورسٹی قائم ہو۔ صاحب ممدوح نے ایک فصیح وبلیغ انگریزی تقریر مین بیان کیا کہ محمڈن یونیورسٹی کا ہونا ضروریات سے ہے۔ ابھی مسٹر ماریسن کی تقریر ختم نہوئی تھی کہ نواب عماد الملک تشریف لے آئے جب مسٹر ماریسن تقریر ختم کرچکے تو سب سے پہلے نواب عماد الملک نے اونکی تائید پُرزور الفاظ مین کی۔ انہون نے فرمایا کہ اگرچہ کلکتہ۔ مدراس۔ بمبئی وغیرہ ہندوستان کی یونیورسٹیان انگلستان کی یونیورسٹیون کے نمونہ پر بنی ہین۔ مگر یہان کی یونیورسٹیون مین ایک بڑی کمی یہہ ہے کہ یہان فقط امتحان پاس کرنے پر ڈگری ملتی ہے برخلاف اسکے کیمبرج اور آکسفورڈ مین تربیت حاصل کرنا اور مدتون بدون تعلیم حاصل کرنیکے وہان فقط تربیت پانا بھی ویسا ہی ضروری ہے جیسا تعلیم پانا اس نقص کے پورا کرنے کے لئے علیگڈھ مین محمڈن یونیورسٹی کا بنانا مقصود ہے جسمین بصورت کامیابی اور بحالت بہم ہوجانے کافی سرمایہ کے زمانہ دیکھے گا کہ اسلامی یونیورسٹی کیا کچھہ نہین کرسکتی۔ معلمون اور متعلمون اوستادون اور شاگردون۔ پروفیسرون اور طالب علمون کا یکجا عادتاً جمع ہونا اور علمی مذاکرات اور علمی مشاہدات پر بحث کرنا طلبا کے لئے بدرجہ غایت مفید ہے۔ بسا اوقات ایسے موقعون پر ایسی ایسی معنی خیز بحثین چھڑ جاتی ہین جو برسون کی دیدہ ریزی اور مطالعہ سے حاصل نہین ہوسکتی۔ ان مجلسون مین باتون باتون مین وہ وہ نئی باتین طلبا کو معلوم ہوجاتی ہین جو بڑی محنت اور تلاش سے بھی میسر نہین آتین۔ اور اس طرح سے ذہن نشین ہوجاتی ہین کہ اپنی جگر کاوی سے ہرگز نہ ہون۔ مسلمان اس خیال کو بعید از قیاس یا قریب ناممکن ہرگز نہ سمجھین۔ ڈبلن اور امریکہ مین کالجون نے ترقی پاکر یونیورسٹی کا درجہ حاصل کیا ہے پس کوئی وجہ نہین کہ ہم اس امر سے ناامید ہوجائین کہ ہمارا مدرسہ یونیورسٹی کے درجہ تک پہونچ سکے جس طرح اون یونیورسٹیون مین فلسفہ اور ریاضیات کی طرف زیادہ تر توجہ ہے ہماری یونیورسٹی مین کیمسٹری اور طبعیات پر زیادہ توغل چاہیئے۔

بعد ازان مولوی عبد المجید صاحب ایڈیٹر مسلم کرانیکل اور نیز مولوی واجد حسین صاحب بی۔ اے نے (یہہ دونو صاحب کلکتہ کے ڈیلیگیٹ تھے۔ اور صاحب آخر الذکر مین یہ خصوصیت ہے کہ وہ سنسکرت کے فاضل ہین) مطول تقریرین اسی کی تائید مین انگریزی مین کین۔ +

بعد ازان قاری سرفراز حسین صاحب نے ایک برجستہ اور فصیح وبلیغ تقریر کی۔

نواب فتح نواز جنگ نے اسکی تائید مین ایک مدلل تقریر فرمائی اور مجوزہ یونیورسٹی مین اسلامی سسٹم پر تربیت دینے کی سفارش پر زور الفاظ مین کی۔

ازان بعد مولوی عبد الرزاق صاحب مصنف البرامکہ نے بھی اس بارہ مین اپنے پاکیزہ خیالات سے سامعین کو مستفید کیا اور کن یدًا ولاتکن لسانًا کی تحریص مناسب الفاظ مین کی اور یہہ بھی یاد دلایا کہ مسلمانون مین یونیورسٹی کا ہونا کوئی نئی بات نہین بلکہ ہم مین پہلے بھی یونیورسٹیان تھین چنانچہ نظامیہ یونیورسٹی یا بیت العلوم مین سعدی علیہ الرحمۃ نے تعلیم پائی ہے اور اسکا اشارہ بھی اونہون نے بوستان مین کیا ہے۔ مرا در نظامیہ تکرار بود۔ +

ان کے بعد مولوی علی حسن صاحب عسکری پروفیسر شیعہ جماعت علیگڈھ کالج نے نہایت دلاویز تقریر فرمائی جس مین انہون نے پہلے ایک نہایت معقول توجیہہ سے کانفرنس کے وجود کا استخراج اُس اصول پر

(جھنڈو)

قرار دیا جسکو رو سے مسلمانون کی نماز پنجگانہ مسجدون مین اور سالانہ اجتماع مشعر الحرام مین لازم ہین۔ بعد ازان حدیث بعثت لاتمم احسن الاخلاق کی تفسیر کرکے محمڈن یونیورسٹی کی تحریک اور تحریص دلنشین نصاحت کے ساتھ کی۔ اور کالج کے طلبا کے حسن اخلاق اور دھان کی تربیت کے حسن انتظام کو بوجہ احسن ظاہر کیا۔ اور اس بات کو خاص طور پر بیان فرمایا کہ وہان ایسا اچھا اتفاق ہے کہ شیعہ سنی ایک ساتھہ نماز ادا کرتے ہین۔ (باقی آیندہ) +

امپیریل انسٹی ٹیوٹ واقع ساوتھ کنگسٹن لنڈن مین ہندوستان کی تعلیمی و تمدنی ترقی

سے متعلق غور و فکر کرنے اور اسبارہ مین اسکو حتی الوسع مدد دینے کی غرض سے "نیشنل انڈین ایسوسی ایشن" کا ایک غیر معمولی جلسۂ عظیم بصدارت لارڈ رے منعقد ہوا جس مین بڑے بڑے قابل اور ذی عزت اشخاص شریک تھے۔ اس مین ایک نہایت مفید مضمون گلاس فیکٹری (شیشہ کے کارخانہ) کی بابت پڑھا گیا۔ مسٹر واگلی نے بیان کیا کہ "مین یہان (انگلینڈ مین) صرف اس غرض سے آیا ہون کہ شیشہ کی ساخت کا عملی علم حاصل کرون۔ مجھے یقین واثق ہے کہ اگر ہندوستان مین شیشہ کا کارخانہ کہولا جائے تو اس سے نفع کثیر حاصل ہو سکتا ہے۔ مین انڈین یونیورسٹی کا پہلا ڈگری یافتہ ہون جو یہان محض حصول صنعت کی خاطر آیا ہون ورنہ اس جگہہ میرا اور کوئی مقصد نہین۔ میرے دیگر ابنائے وطن انگلینڈ مین فقط اس غرض سے آتے ہین کہ قانونی یا اسی قسم کی اور ڈگریان حاصل کرین۔ شاید وہ اسبات سے بے خبر ہین یا دانستہ بے پرواہ۔ کہ برطانیہ کا اک چھوٹا سا خطہ صرف تجارت کے طفیل اور اوسی کی بدولت دنیا کے ایک بڑے حصہ پر حکومت کرتا ہے۔ امریکہ نے بھی اپنی موجودہ دولت و ثروت اسی ذریعہ سے حاصل کی ہے۔ جب اصول تجارت تمام اقوام عالم اور بالخصوص مغربی قومون کے حق مین اکسیر ثابت ہو چکا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ وہ ہمارے لئے مفید نہ ہوگی"

سر جارج برڈ وڈ نے فاضل سپیکر کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر مجوزہ (یعنی شیشہ کا) کارخانہ ہندوستان مین جاری کیا گیا تو بہت کچھہ ترقی کی توقع ہو سکتی ہے۔ اک اور صاحب نے کہا کہ اگر یہ کارخانہ بڑودہ مین کہولا جائے تو غیر متوقعہ کامیابی ہوگی۔ پریزیڈنٹ جلسہ نے اس امر پر اظہار رائے میں کیا۔ کہ "جب مسٹر واگلی یہان کے چند کارخانون مین تحصیل صنعت کی غرض سے گئے تو کارخانہ والون نے ان پر یہ اعتراض کیا کہ تم غیر شخص ہو اور ہم اجنبی اقوام کے افراد کو اپنے کاربار مین شریک کرنے سے معذور ہین۔ میز بڑے زور سے اور بلا خوف تردید کہتا ہون کہ ہندوستانی ہرگز اجنبی نہین۔ بلکہ یہ حضور قیصرہ کی وفادار رعایا ہین۔ مین امید کرتا ہون کہ مسٹر واگلی اپنی اس کوشش مین ضرور کامیاب ہون گے۔ اور اپنے ملک مین شیشہ کا کارخانہ جاری کرکے دھان کے گریجوایٹون کو یہہ دکھا دینگے کہ غلامانہ زندگی (یعنی ملازمت) کی بہ نسبت یہ کام کس قدر پر منفعت ہے اور موجب خوشحالی ملک و دولت ہے"

اس مین شک نہین کہ ہماری ہمسایہ قومون اور خاصکر ہندو اور بنگالی بھائیون کا جوش ترقی آج کل اس حد تک پہنچا ہوا ہے جس سے آگے اسکے عملی ظہور کی ہی توقع ہو سکتی ہے۔ اور بلاشبہ اگر انکی سرگرمی و شوق کا یہی حال رہا تو مدت قلیل مین ان کے بیشمار کارخانے ایک سے ایک مفید قایم ہو جائینگے۔ بجا لیکہ اب بھی انکی بہت سی فیکٹریان دہلی وغیرہ اکثر مقامات مین موجود ہین جن سے انکو بیحد نفع پہونچ رہا ہے۔ اور پہونچے۔ چشم ما روشن دل ما شاد۔ ہمارا کام ان کے ساتھہ حسد رکھنا نہین۔ مگر کم از کم رشک کے قیمتی حصول سے مستفید ہونیکا تو ہمین حق حاصل ہے۔ اے کاش کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی بیدار ہون! کاش کہ انکی آنکھین کہلین اور اپنا نفع نقصان سوجھے۔ کہتے ہین کہ انسان کو ٹھوکر کھاکر عقل آیا کرتی ہے مگر افسوس انہین ٹھوکر کا اثر بھی محسوس نہین ہوتا۔ وہ جانتے ہین کہ سابقہ غفلت کی بدولت حصول تعلیم مین اس قدر پیچھے رہ گئے کہ اب بات بات مین ان اقوام کے افراد سے پچھاڑ کھاتے ہین جو ابھی کل کی بات ہے کہ اپنے دست نگر تھے۔ وائے بر حال مسلمانان ہند کہ اب پھر وہ اسی غفلت کا شکار ہو رہے ہین اور اک ایسی زبردست زک کھایا چاہتے ہین جسکا کچھہ بھی بدل نہ ہوگا۔ وہ اپنے وسایل معاش کو جو پہلے ہی نہایت محدود ہین اور بھی تنگ ہونے دے رہے ہین اور کچھہ فکر نہین کرتے۔ ہم درد دل سے انکی اس زبون حالت پر افسوس کرتے ہین کہ انہین ٹھوکر کھاکر بھی عقل نہین آئی۔ اور حیران ہین کہ اب بھی نہ آئی تو پھر کب آئیگی

یا ہونیوالا ہے جس کا وجود معتمات سے تھا سخت افسوس ہے +

اور کب ہم اس نوحہ خوانی قوم کی خدمت سے سبکدوش ہونگے۔ +

گو مسلمان بھی دوسرون کی دیکھا دیکھی نہ سہی اپنے وقت پر خواب غفلت سے بیدار ہو کر از خود ہی سہی اصولی تعلیم کیجانب متوجہ ہو گئے۔ اور ان مین بھی اب تک صدہا بی اے۔ ایم۔ اے بن چکے ہونگے۔ مگر افسوس وہ یہہ نہین جانتے کہ اب خالی خولی تعلیم کا وقت نہین رہا۔ بلکہ عملی تعلیم کی ضرورت ملک مین نہایت زور کیساتھہ محسوس ہو چکی ہے۔ وہی لوگ خوش حالی سے زندگی بسر کرسکین گے جو علم کے ساتھہ کچھہ ہنر بھی رکھتے ہونگے فقط ایم۔ اے اور بی۔ اے بن جانے سے کام نہین چلتا۔ اب عملی تعلیم سے مستفید ہونے اور صنعت و حرفت سیکھنے کا زمانہ ہے۔

نوجوانان قوم! ہم آپ کو یہ بات زبردستی منوانا نہین چاہتے۔ بلکہ آپ لوگ بجائے خود ہی غور کرین کہ علوم کے بالمقابل فنون کی اس زمانہ مین کس قدر ضرورت اور قدر ہے۔ کیا اس قسم کی صدہا نظیرین کچھہ کم عبرت خیز ہین کہ بڑی بڑی لیاقتون والے اور اچھے اچھے تعلیم یافتہ ادنی ادنی نوکریون کی خاطر زمانہ کی خاک چھانتے پھرتے ہین اور کسب ہنر والے باوجود بے علم ہونے کے بھی گھر بیٹھے بہت کچھہ کما کھاتے ہین اور باہر نکلتے ہین تو اور بھی زیادہ قدر و قیمت پاتے ہین۔ اگرچہ ہماری یہ خواہش ہے کہ ابنائے قوم اصولی و عملی دونون تعلیمون سے بہرہ یاب ہون۔ لیکن اس مین شک نہین کہ صرف اصولی و ذہنی تعلیم سے صرف عملی تعلیم بھی بدرجہا بہتر ہے۔ کیا اچھا ہو کہ اسلامی ریاستون اور خاص کر ریاست حضور نظام کی جانب سے ہی عملی تعلیم پانے والون کی حوصلہ افزائی کا کوئی مناسب سلسلہ جاری ہو جائے۔ مثلاً اس قسم کی کوئی انسٹی ٹیوشن قایم ہو۔ یا اس میدان مین قدم مارنے والون کے لئے کوئی زبردست ترغیب دلائی جائے۔ جیسے کہ انعامات یا وظایف کا دیا جانا۔ یا دو چار مسلمان طلبا ہر سال ریاست کی طرف سے صنعت و حرفت کی تعلیم پانے کیلئے ولایت بھیجے جایا کرین۔ +

پائونیر راوی ہے کہ مارچ آیندہ مین جب نواب امیر حسین صاحب سرکاری سروس سے خانہ نشین

ہونگے تو بجائے اون کے مسٹر عبدالرحیم بیرسٹرایٹ لا کلکتہ کے پریسیڈنسی مجسٹریٹ مقرر ہونگے۔ ہم نے آجتک مسٹر عبدالرحیم کا نام نہین سنا۔ غالباً مسٹر عبدالرحیم سے مراد مسٹر ابوالفضل عبدالرحمن ہے جو نواب عبداللطیف خان صاحب مرحوم و مغفور کے صاحبزادے ہین۔ اور کچھہ دنون خاص کلکتہ مین بیرسٹری بھی کرتے رہے اور اب عرصہ سے وہین کی عدالت خفیفہ کے جج ہین۔ اگر ہمارا یہہ قیاس صحیح ہے تو ہم کلکتہ کے باشندون کو اس مبارک تقرر پر مبارکباد دیتے ہین کیونکہ صاحب ممدوح علاوہ ذاتی علم و فضل کے ایک معزز خاندان کے رکن رکین ہین۔ +

نواب لطف علیخان صاحب رئیس طالب نگر نے ۱۲ جنوری ۱۹۰۱ء کو وفات پائی انا للہ وانا

الیہ راجعون۔ صاحب ممدوح ممالک مغربی شمالی مین ایک مشہور دریادل اور فیاض طبع امیر تھے امور خیر اور فلاح قوم مین سب سے بڑھکر حصہ لیتے تھے۔ اگرچہ پرانی وضع کی فیاضی مین بھی روپیہ صرف کرنے مین دریغ نہ رکھتے تھے۔ مگر باوجود اسکے قوم کی موجودہ ضروریات سے بھی غافل نہ تھے۔ علیگڈھ کالج مین ابتدا سے بڑی امداد دیتے رہے۔ اسکے مختلف چندون مین آپ کا نام ہمیشہ نکلتا تھا۔ پچھلے دونون اردو ڈیفنس کانفرنس کے معاملہ مین کچھہ تکدر سا ہو گیا تھا۔ مگر یا نہہ ایسے بزرگوارون کا سایہ اٹھہ جانا سخت افسوس کا باعث ہے +

ککے زئی سوشیل کانفرنس پنجاب۔ اور ممالک مغربی و شمالی کے ککے زیون کا پہلا جلسہ ۲۹ و ۳۰ دسمبر کو لاہور مین

بصدارت شیخ محمد عمر صاحب بی اے بیرسٹرایٹ لا ڈویژنل کمشنر امرتسر بر مکان کرنیل سکندر خان صاحب مرحوم بڑی دھوم دھام اور اہتمام سے منعقد ہوا۔ مفصلہ ذیل زریلوشن کسی قدر رجح قدح کے بعد آخر باتفاق جلسہ پاس ہوئے:۔

(۱) لاہور کی ککے زئی کمیٹی اپنے قوم کے ہونہار بچون کی اعلی تعلیم کے لئے سرمایہ جمع کرے۔

(۲) ککے زیون کی بہبودی کیلئے ایک سٹینڈنگ کمیٹی قایم ہو جسمین تمام شہرون کی برادری اپنا اپنا ایک ایک نائب قایم مقام

اخبار ٹائمز مطبوعہ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء مین ایک خبر شایع ہوئی ہے جسکا لفظی ترجمہ ہم ذیل مین درج کرتے ہین:-

بالعالی کو ادسکے وکلا متعینہ کریٹ اور نیز دوسرے وکلا دیگر نے مطلع کیا ہے کہ آیندہ ماہ مئی مین جب شاہزادہ جارج کی میعاد حکومت ختم ہوگی تو کریٹ کی پارلیمنٹ کریٹ کے یونان کے ساتھ الحاق کا اعلان کردیگی۔

تعجب ہے کہ ٹائمز جیسے سربرآوردہ اخبار نے ایسی خبر کو بے سوچے سمجھے شایع کردیا۔ اوسے کم سے کم اتنا تو ضرور تھا کہ شیوع سے پہلے اسکی تحقیق کرتا اور کریٹ کی شرائط آزادی کے مطالعہ کے بعد اوسکو صدق وکذب پر رائے قایم کرتا۔ اول تو خبر کے الفاظ اور عبارت ہی ایسی مبہم اور بمعنی ہین کہ معمولی سمجھ کا آدمی بھی پڑھتے ہی یہ نتیجہ نکالے گا کہ یہہ محض یار لوگون کی جدت طبع کا ثمرہ ہے۔ اور یورپین بادخوانون اور خبر تراشون کے مادہ فاسد کا اخراج ہے۔ جنہین بوئیرون کی شورش اور چینی معاملات مین توغل کے سبب سے ترکون کو چھیڑنے کی فرصت بہت کم ملتی تھی لیکن چونکہ اب ان دونون مصروفیتون سے ایک گونہ افاقہ ہوگیا ہے اس واسطے ارمینیا کے مظالم۔ بلگیریا کی خونریزی۔ کریٹ کی جبر وتعدی۔ ایشیا کوچک کا قتل و غارت لامحالہ ان آشفتہ نوایون اور ہرزہ دراؤن کی شورش بپا کیلئے دستاویز ہونگی۔

ہم سمجھتے ہین اس بہلانے کو ✤ عذر کچھہ چاہیے ستانے کو

لیکن اگر بفرض محال اس خبر کی کوئی اصلیت بھی ہو تو ہماری سمجھہ مین نہین آتا کہ کریٹ والون نے کس حوصلہ اور کس قانون کے روسے ایسا عزم کیا ہے۔ وہ ملک آج تک قلمرو عثمانیہ مین داخل ہے۔ سلطانی علم آجتک سارے جزیرہ کے قلعون مین لہرا رہا ہے۔ اونکی مجلس شوریٰ کا ممبر مجلس سوائے سلطانی اجازت کے مقرر نہین ہوسکتا۔ چنانچہ اسی پرنس جارج کے تقرر پر جب سلطان نے اجازت نہ دی تھی تو کتنی عرقریزیون اور کوششون کے بعد وہ اجازت حاصل کیگئی تھی۔ پس ایسے حالات مین وہان کی مجلس شوریٰ کو نہ معلوم یہہ اختیار کس کوڈ کے روسے حاصل ہوا کہ خود بخود اپنے علاقہ کو ایک غیر سلطنت کے ساتھہ ملحق کرسکین اور دول یورپ اس الحاق کو کیونکر گوارا کرینگی یورپین کونسرٹ کا خلاصۃ المقاصد فقط یہی ہے کہ کوئی سلطنت موجودہ حالت سے یورپ مین کوئی اور ملک گیری نہ کرے جس سے اوسکی قلمرو مین افزونی واقع ہو کر حال کی مساوات مین فرق واقع ہو۔ اور اسی اصول کی بنا پر جہان کسی سلطنت نے دوسری پر لڑائی مین غلبہ پایا وہین اور سلطنتین بیچ بچاؤ کرکے فاتح کو پورا فایدہ اوٹھانے نہین دیتین بلکہ تاوان وغیرہ کی صورت مین ممالک مقبوضہ کے واقعی قبضہ سے باز رکھتی ہین۔ اور حق یون ہے کہ اگر یہہ انتظام نہ ہو تو بعض زبردست طاقتون نے ملک گیری کی ہوس مین کمزور سلطنتون کو بالکل معدوم کردیا ہوتا بلکہ یورپ کے نقشہ کو مدتون کا بدلدیا ہوتا۔ اس کانسرٹ کی ضرورت ابتدا مین اس وقت محسوس ہوئی تھی جب نپولین بونا پارٹ نے بے طرح یورپ مین ملک گیری کی آگ مشتعل کی تھی اگرچہ آج اوس ضرورت کو رفع ہوئے قریب سو سال کے گذر چکا ہے مگر اب اسکے اصول ایک ضابطہ کے طور پر مقرر ہوگئے ہین اور ہر ایک سلطنت کو انہین تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔ ✤

دول غیر کا نوٹ جو کل سلطنتون کے وکلا نے چین کے سفرا کو منظوری کیلئے دیا تھا اور جسکو اونہون نے تسلیم بھی کرلیا ہے۔ جیسا کہ ۱۶ تاریخ کے تار سے ظاہر ہے اوسکا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

(۱) چین کے خاندان شاہی کا کوئی سربرآوردہ رکن برلن مین جاکر قیصر سے بیرن وان کٹلر کے قتل کے بارہ مین تغفور کیطرف سے اظہار ملال اور معذرت کرے اور اوس مقام پر جہان بیرن موصوف قتل ہوئے تھے ایک یادگار تعمیر ہو اور اوسپر ایک کتبہ تحریر ہو جس مین تغفور کی جانب سے اظہار تاسف کے کلمات درج ہون۔

(۲) جن لوگون کے نام فرمان شاہی مصدرہ ۵ ستمبر سنہ ۱۹۰۰ء مین بزمرہ مفسدان مندرج ہین اور نیز اون مفسدون کو سخت ترین سزائین دی جائین جنہین سفرا دول غیر سزا کے لئے پیش کرین۔

(۳) جہان جہان رعایا دول غیر سے بدسلوکی عمل مین آئی ہے یا قتل کئے گئے ہین اون مقامات مین پانچ سال تک کوئی سرکاری ملازمت کا امتحان نہ ہو۔

(۴) جاپان کی کافی تلافی دربارہ قتل ایم سوجیاما کی جلئے جو سفارت جاپان کے چانسلر تھے۔

(۵) رعایا دول غیر کے قبرستانون مین جہان جہان بیحرمتی ہوئی ہے یادگار قبرین اوکھاڑی گئی ہین وہان مناسب یادگارین تعمیر ہون

(۶) ممالک غیر سے چین مین ہتھیار یا سامان اسلحہ سازی نہ آئین۔

(۷) جمیع سلطنتون۔ کمپنیون۔ سوسائٹیون اور اشخاص واحد کو جو نقصان پچھلے فساد مین پہنچا ہے اوسکے لئے معقول اور کافی معاوضہ اونہین ملے۔ اور اسکی باقاعدہ ادائگی کے لئے ایسی کفالت بہم پہنچائی جائے جو سفرا دول غیر کے نزدیک کافی ہو۔

(۸) ہر ایک سفیر آیندہ اپنی جای سکونت کو فوجی آئین کے مطابق محفوظ رکھیگا اور اوسکو مقام رہایش مین کسی قسم کی ہتک کا حق حاصل ہوگا

(۹) وہ تمام قلعے جو پیکن اور سمندر کے مابین واقع ہین اور جنسے نامۂ پیام مین مزاحمت کا احتمال ہو مسمار کئے جائین

(۱۰) سمندر اور پیکن کے مابین سلاطین غیر بعض مقامات پر فوجی قبضہ رکھینگے۔ جس کے سلسلہ رسل رسایل کا قرار دیا جائے

(۱۱) تغفور دو سال کے لئے ایک فرمان اس مضمون کا نافذ کرے کہ کل قلمرو چین مین کوئی شخص اگر کسی ایسی سوسایٹی کا ممبر ہو جو رعایائے غیر کے مخالف ہے تو اوسکی سزا قتل ہوگی۔ اور نیز ایک فرمان اس مضمون کا صادر ہو کہ اگر پھر ایسی شورش ہوئی یا نقص عہد ہوا تو کل افسران جنکے علاقون مین یہہ فساد یا نقض عہد ہوگا وہ نوکری سے برطرف کئے جائینگے اور پھر کبھی سرکاری ملازمت اونہین نہ ملے گی۔ ✤

(۱۲) گورنمنٹ چین از سر نو تجارت اور جہاز رانی کے معاہدات کرے اور سابقہ عہدنامون مین ترمیم ہو۔

(۱۳) سلطنت چین کے صیغہ خارجیہ مین اصلاح ہو اور اون رسوم اور قواعد مین ترمیم ہو جو آجتک سفیرون کے استقبال اور باریابی کے لئے دربار چین مین جاری ہین۔

اگر یہہ شرطین منظور نہ ہون تو افواج متحدہ کسی حالت مین پیکن اور چلی کا قبضہ نہ چھوڑینگی۔

ہم ان شرایط کے سخت یا نرم ہونیکی نسبت کچھہ بھی کہنا نہین چاہتے۔ ہماری ناظرین خود ہی دیکھہ سکتے ہین کہ جس سلطنت کو ایسی باتین منظور کرنی پڑی ہین اوسکی ذلت کس درجہ تک پہونچ چکی ہے اور اوسکے نیست و نابود ہونے مین اب کیا کسر باقی رہی ہے۔ گورنمنٹ چین نے بڑی مصلحت اندیشی کی کہ طوعاً و کرہاً ان شرایط کو منظور کرلیا۔ اگر حماقت یا خردماغی سے اڑ بیٹھتے تو نتیجہ لامحالہ یہی ہوتا کہ باقی کا بھی ستیاناس ہوجاتا اور ساری سلطنت کے ابھی سے حصے بخرے ہوجاتے۔ وہ اس انجام کو بخوبی جانتے تھے چنانچہ جو رپورٹ لی ھنگ چنگ اور پرنس چنگ (سفرا چین) نے اپنی گورنمنٹ کے پاس ان شرائط کے بارہ مین کی ہے اوس مین اس کی منظوری کی سفارش ان الفاظ مین کی کہ محل شاہی۔ شاہان گذشتہ کے مقبرے۔ قدیمی عمارتین سب کی سب اغیار کے قبضہ مین ہین جو سخت بیحرمتی کی باتین ہین۔ آئے دن تعزیری فوجون کے دستی نواح پیکن مین قتل و غارت کے لئے روانہ ہوتے ہین۔ اور ہم اُس وقت تک ان فوجون کو روانگی سے باز رکھنے کی استدعا نہین کرسکتے۔ جب تک باضابطہ عہدنامہ مکمل نہ ہو۔ علاوہ ان مصایب کے اتنی سلطنتون کی فوجون کے پڑاؤ کا خرچ روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔"

ہمین اگر افسوس ہے تو اس بات کا کہ جہان اتنی شرطین اپنے مطلب کی وضع ہوئی تھین۔ کاش یورپ کی منصف مزاج اور آزادی دوست گورنمنٹین ایک اور مختصر سی شرط بھی اس کا ضمیمہ کرلیتین کہ ممالک چین کی مسلمان رعایا کو بھی وہی حقوق حاصل ہون جو دیگر چینیون کو ہین اونکی مذہبی آزادی اوسی سطح پر ہو جو برٹش گورنمنٹ کے تحت مین ہندوستان کے اندر اونہین حاصل ہے۔ سرکاری ملازمت مین وہ دیگر رعایا کے ساتھہ مساوات کے حقوق رکھین۔ اگر یہہ یا اس قسم کی کوئی شرط ہوتی تو زمانہ کو قایل ہونا پڑتا کہ یورپ کی مسیحی سلطنتین بنی نوع انسان کی ہمدرد ہین۔ اور اس عام خدا ترسی کے وسیع احاطہ مین کسی خاص مذہب یا فرقے کو تخصیص کی رعایت دینے کی وہ روادار نہین۔ بدامنی اور کشت وخون کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہین۔ اور جس سرزمین مین قدم رکھتی ہین وہان کی مظلوم رعایا کی تہذیب اخلاق اور امن و آسایش کے لئے قدم رکھتی ہین نہ ملک گیری یا اپنے مفاد کی ہوس سے۔

دوردستان را باحسان یاد کردن ہمت است۔
ورنہ ہر نخلے بپائے خود ثمرے افگند۔

افتتاحی ایڈریس آنریبل مسٹر نرائن گنیش چندر واکر پریسیڈنٹ سولھویں انڈین نیشنل کانگرس لاہور

آب مین مسئلہ ترقی صنعت و حرفت کی جانب مائل ہوتا ہون۔ یہ وہ مسئلہ ہی جسپر تقریر کرتے ہوئے مجھکو خوف آتا ہے۔ کیونکہ لارڈ کرزن صاحب بہادر کی وہ نصیحت میرے پیش نظر ہے جو حضور نے حال مین بمقام مدراس ان الفاظ مین کی ہے:-

"ہندوستان مین اس مسئلہ تعلیم صنعت و حرفت پر تقریرین کرتے ہوئے لوگون کو بڑا لطف آتا ہے۔ مین جانتا ہون کہ بہت سے ایسے اصحاب بھی مین جو بے سمجھے رائے زنی کرتے مین کہ ہندوستان کا صنعتی و حرفتی پہلو کس قسم کا واقع ہوا ہے۔ لیکن پھر بھی مین یہ کہونگا کہ اس مسئلہ پر رائے زنی کرنیوالون کا شمار بالکل بیہودہ شمار مین ہے۔ یہ قاعدہ ہی کہ ہر ایک ملک مین ترقی کے ہر ایک شعبہ مین ایسی رائے زنی کرنیوالونکا شمار کار گذاری دکھانیوالونکے شمار سے پہلے پیدا ہوا کرتا ہے۔ جیسا کہ مسٹر برائیٹ نے ایکمرتبہ بیان کیا تھا۔ مین اس امر پر غور کیا ہے کہ اس ملک مین اس بات کی ضرورت ہی کہ ہر ایک مسئلہ پر تقریر یا مہینہ تک بک بک جاری ہو۔ پھر بھی یہ نہین کہ ایک ہی مرتبہ کی یہ بک بک کافی ہو بلکہ مسئلہ زیر بحث طے ہونیسے پیشتر کئی مرتبہ دوہرائی جائے۔ تخم ریزی اور فصل کاٹنے کے درمیان جو زمانہ گذرتا ہے اوسمین کتنی مرتبہ بارانِ رحمت بھی ہوتا ہے۔ دھوپ بھی تڑاقے کی ہوتی ہے لیکن عموماً فصل ان سب باتون کے بعد کاٹی جاتی ہے۔" لہذا ہندوستان مین جہان رجحان اسطرف ہو کہ ہر ایک بات جسطرح ہوتی آئی ہے اسطرح ہوا کرے اسبات کا مطلق خوف نہین ہو کہ ایسی تقریرین مفید نہ ہونگی۔ کیونکہ یہی ایک ذریعہ ہی جس سے مسئلہ زیر بحث ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہیگا۔ پہلی کمیشن قحط نے بیان کیا تھا کہ "صرف دستکاریون کو ترقی دینا قحط کا مجرب علاج ہی" لیکن اوس وقت سے اس وقت تک اس تجویز پر عمل کرنیکی مطلق کوشش نہین ہوئی۔ برخلاف اسکے کچھ ایسی کارروائیان کیگئین (شاید وہ جان بوجھکر نہ کیگئی ہون) جن کا اثر یہ پڑا کہ ہماری دستکاریونکا ایک حصہ مفقود ہوگیا۔ کیا یہ تعجب کی بات ہی کہ ایسی حالت مین لکھنو کا ہاتھی دانت نوع انسان ارضی کیطرف رخ کرتے تھے اب لکھنو کہا اوس سے کنارہ کشی کرنا شروع کرین۔ اور سر جیمس لائل صاحب اور اونکے حامیان دوسرے کمیشن قحط کی موقعہ پر یہ حالت پائین کہ کاشتکارون کا شمار اراضی پر قابض نہین ہے اور دن بھر مزدوری کرکے بسر کرتا ہے؟ یہی شمار رعایا کا وہ شمار ہے جسپر پہلے قحط ہاتھ صاف کیا کرتا ہے اور جونہی قحط کی امدادی کام جاری کیئے جاتے ہین یہ سطح پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ اور چونکہ یہ شمار روز بروز بڑہتا جاتا ہی لہذا ضرور ہے کہ سرکار کا امدادی سرمایہ بہت جلد ناکافی ثابت ہو۔ موجودہ امدادی پالیسی کا یہ حشر ہونا ہے کہ آخر کار معدوم ہوجاویگی۔ اور فی الحال بھی قحط کے زمانہ مین ایک حد تک ضرور ٹوٹ رہی تھی۔ اس موقع پر پھر لارڈ کرزن بہادر ہمکو اطمینان دلاتے ہین کہ اس مسئلہ ترقی صنعت و حرفت پر گورنمنٹ نہایت فکر کے ساتھ غور کر رہی ہی۔ حضور ممدوح نے اس دقت کا بھی ذکر کیا ہے جو اس ترقی کی سدراہ ہو رہی ہے۔ مہاجن بہادر اس کے اوڈریس کی جواب مین اس مسئلہ کی متعلق آپنے سوال کیا ہے "یہ تو بتلایئے کیا آپکو اس امر کا یقین واثق ہے کہ وہ انجینیران اور انسٹی ٹیوشنین جو ہندوستانی نوجوانون پر بڑا اثر رکھتی ہین خود بھی اپنا حق خدمت کچھ ادا کر رہی ہین۔ یا اس خاص قسم کی تعلیم کیطرف عوام کو جرأت دلا رہی ہین۔ اور عملی طور پر اونکو جو زبانی کیا کرتے ہین کچھ ثبوت بھی پہونچاتی ہین" اب میری یہ خواہش نہین ہی کہ اس وقت کو آسان ثابت کرنیمین ایک لمحہ بھی صرف کرون۔ مین اس بات کو صاف طور پر قبول کرتا ہون کہ اس معاملہ مین ہمارا کام ہے ہمکو چاہیئے کہ جہان تک ممکن ہو اپنے نوجوانون کو صنعت و حرفت کیلئے ترغیب دین بمقابلہ اسکے کہ وہ علمی تعلیم کے پھیر مین پڑے رہین اور سرکاری ملازمت کی دہن اونمین سمائی رہے۔ لیکن جو رجحان اسوقت ہندوستان مین اس شکل مین نمودار ہو رہا ہے کہ علمی تعلیم پاکر سرکاری ملازمت مین داخل ہوسکین۔ یہی حالت ایک زمانہ مین بعض ممالک یوروپ مین بھی نظر آتی ہی اور یہی حالت اوگاہر ایسے ملک مین عیان ہوگی۔ جہان سکول قائم کیئے جاتے ہین اور سرکاری انتظام کے نایاب طریقے دفاتر کا بہت بڑا شمار قائم کردیتے ہین۔ بہت سال کا عرصہ گذرا مانشا لبرٹ نے بعض ممالک یوروپ کی نسبت اپنی تحریر مین اسبات کو دکھایا تہا۔ اگر مانند دیگر مہذب ممالک کے اسکی ابتداء سرکار کیجانب سے ہوگی تو خود ہی ہمارے نوجوان اسطرف رخ کرین گے لیکن پھر بھی ذکار رجحان اسطرف آہستگی سے ہوگا۔ مگر استقلال کے ساتھ۔ یہ سچ ہے کہ اگر اس اصول کو مدنظر رکھکر کہ اگر گھوڑے کو پانی پلانیکیلئے ۲۰ آدمی یہ چاہین کہ ہم سب ملکر پانی پلا مین تو ناممکن ہو لیکن صرف ایک آدمی سے یہ کام ممکن ہی۔ گورنمنٹ تعلیم صنعت و حرفت کیلئے سکول کہولدے لیکن اگر خود ہندوستانی نوجوان ہی اس سکول مین داخل ہونا نہ چاہین تو گورنمنٹ کہان سے نوجوانون کو پکڑکر سکول مین بہردیگی۔ جہان حوصلہ ہی نہ ہوگا گورنمنٹ کہان سے اسکا مادہ پیدا کردیگی۔ لیکن پھر بھی ہمارے نوجوان ایسے دل نہین کہوئے ہین کہ پرانی باتون پر اڑے رہین یا خواہ مخواہ ہٹ کیئے جاوین۔ فی الحال یہ آثار بھی پائے جاتے ہین کہ ہمارے تعلیم یافتہ اصحاب اس معاملہ مین صرف زبانی دخلہ ہی نہین کر رہے ہین۔ حالیمین مدراس کے ایک اخبار نے حضور لارڈ کرزن بہادر کی اوس نصیحت کیطرف اشارہ کرکے جو حضور ممدوح نے طلباء کو جن کوئی تھی بیانکیا ہے کہ اب اس جانب رجحان ہو رہا ہے۔ اب گورنمنٹ سے ہماری صرف یہی استدعا ہی کہ اس رجحان کو غنیمت سمجھکر جو کچھ وہ ہماری مدد کرسکتی ہو کرے اور اسکو ترقی دی۔ گذشتہ ماہ مارچ کے اخبار "ہندوستانی کاشتکار" نامی نے اس معاملہ مین اعانت کرنیکا ایک طریقہ بتایا تہا۔ وہ یہ ہے "اگر ہم چاہتے ہین کہ کیونکر گورنمنٹ اس مسئلہ کو حل کرنیمین اپنی رعایا کی اعانت کرسکتی ہے تو ہمکو صرف اس امر پر غور کرنا لازم ہے کہ کناڈا مین اسکے متعلق کیا کارروائی ہوئی تہی اور اسوقت ایریٹیریا مین کیا ہو رہا ہے۔ ہم کئی بار ان کالمون مین دکھا چکے ہین کہ کناڈا مین محکمہ زراعت اس اصول پر کاربند ہے کہ بمقابلہ ایک کاشتکار کے وہ بہتون کو سکھانے مین اپنا فرض ہی کہ ابتدا خود کرے بعد ازان کاشتکار کو دکھلادے کہ کسطرح اپنے طریقون کو ترقی دیسکتا ہے اور کہان اوسکو پیداوار کی نئی صورتین پیدا ہوسکتی ہین۔ اگر نئے فایدہ کی ان صورتون تک بلامدد غیرے اوسکو دسترس حاصل نہین تو محکمہ ہذا اوسکی اعانت کرتا ہے۔ لیکن یہ دستگیری ہمیشہ یہ سمجھکر کیجاتی ہے کہ جو مین کاشتکار کو اس نئی دستکاری مین مہارت کلی حاصل ہوجائیگی۔ بعد ازان وہ خود اپنے واسطے باقیماندہ کام انجام دیگا۔ کناڈا کے محکمہ زراعت کی یہ ہمت ہی کہ اسنے سروس ٹرین اور دودھ کش کا سلسلہ انجام اسغرض سے کیا ہے کہ مکھن دودھ کناڈا کے دور دراز مواضع سے عمدگی کے ساتھ لوپول پہونچایا جاوے۔ جسسے یہ طریقہ ایسا ثابت ہوگا کہ اپنا بازخود سنبھال سکے اور انتظام کا ان حم جاویگا تو فوراً محکمہ ہذا اس سے دست بردار ہوکر کسی دوسری نئی بات کیطرف رجوع ہوگا۔ محکمہ زراعت ایریٹیریا بھی اسیطریقہ پر جاری ہے۔ اور یہی اسکے اغراض ہین۔ لیکن اسمین ایک خوبی اور ایزاد کیگئی۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ زراعتی دستکاریونکے ساتھ صنعت و حرفت کی ترقی کا بھی مجاز ہے۔" اولاً ایک بات یہ بھی ہے کہ جس ملک کی تمدن و دستکاری کی حالت ہندوستان کی مانند واقع ہوئی ہو۔ وہ ملک ہرگز تجارت زراعت کے متعلق ایسی پالیسی مین سرسبز نہین ہوسکتا ہے جسکا اصول یہ ہو کہ دوسرا فایدہ نہ اوٹھاسکے۔ انگلستان مین بھی دستکاریون مین ترقی ہونا۔ کلون کا ایجاد ہونا اور صنعت و حرفت مین اسقدر ترقی ہونا کہ قدیم پالیسی کی نہ تو ضرورت ہی معلوم ہوئی۔ اور نہ اب اسیطرح اسکا قایم رکہنا ہی مناسب معلوم ہو۔ لیکن یہ سب باتین جس زمانہ مین ہوئی ہین وہ اسی صدیکا وسطی زمانہ تہا اور چونکہ پرانی حالت تغیر پذیر ہوگئی تھی۔ لہذا اسکو جو طور مین نئی ٹریڈ کی پالیسی اختیار کیگئی تھی۔ مین یہ استدعا نہین کرتا ہون کہ ہماری دستکاریونکی حفاظت کیجاوے اگر مین ایسا کرونگا۔ تو شاید میرا یہ فعل اس زمانہ کی موافق ثابت نہ ہوگا۔ جب لوگون کو اسکا اعتقاد تہا اور اب اندنون وہ زمانہ گذر گیا ہے۔ ہم اوسی رنگ مین زندگی بسر کر رہے ہین۔ اور اگر بالفرض ہم یہ حفاظت یا استدعا بھی کرین تو ذرا بھی ہمکو اس امر کا موقع نہین معلوم ہوتا کہ ہماری استدعا مقبول ہوگی۔ ہمین اس مسئلہ کو بحیثیت ایک مسئلہ علمی پالیٹکس غور کرنا چاہیئے۔ اور "حفاظت" کا خیال آجکل وہ خیال ہی جو متروک سمجھا جاتا ہے۔ اور برٹش مشیر اس کیطرف ہرگز توجہ نکرینگے۔ تقریباً بارہ سال کا عرصہ گذرتا ہی کہ لارڈ سالسبری صاحب نے یہ بہت درست فرمایا تہا کہ "میرا عقیدہ یہ ہے کہ حفاظت ہی بجز دو صول وار کے دوسرا مطلب نہین نکلتا" لیکن یہ بات ضرور ہے کہ اگر انگریزی دستکاری کی "حفاظت" نہین ہوتی ہے۔ تو وہ اپنی سرکار سے بالعوض اسکو کوئی اس سے بھی بہتر عطیہ حاصل کرتا ہے اور وہ یہ ہی کہ "تجارت کا دروازہ ہر مقام پر اوسکے لیئے کھلا ہوا ہے" یا غیر ملکون کے بازار اوسکے لیئے موجود ہین۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ یہی پالیسی تمام سلطنت مین جاری کیجاوے۔ یہ نہ ہو کہ اگر ہندوستانی رعایا ٹنال یا کیپ کالونی کیطرف رخ کرے تو وہان اسکو ساتھ ایسا سلوک کیا جاوے۔ کہ گویا اس کو اس سلطنت مین کوئی حق ہی حاصل نہین ہے۔ نہ ایسے قواعد تیار کرکے اونکے حوصلون کو پست کردینا لازم ہے جسکے

الصلوٰۃ والسلام
اس کتاب کا اشتہار اخبار وکیل سے
سوفیصد ۱۰۰ فروری ۱۹۰۱ء سے
ساتھ بطور ضمیمہ شامل ہوا تھا
ارباب ذوق اس سے حصول کا

کر آجکل اوکے متعلق ہندوستان مین رڑکی کالج اور انگلستان مین کوپرس ہل کالج مین داخل ہونیکے لیے تیار ہوے ہین۔ دوسری ضرورت ہمکو یہ ہے کہ ہمارے ملک مین جگہ کثیر دیجائے۔ ہماری دستکاریون کیلئے دروازہ کھولا جائے بمبئی کے کارخانونکی دستکاریون پر چنگی کا تشخیص ہونا اسبات کو ثابت کر رہا ہے۔ کہ موجودہ پالیسی کے زیر سایہ ہمکن نہین ہے کہ ہندی صنعت وحرفت نشو ونما پاکر انگریزی صنعت وحرفت کا مقابلہ کرسکے۔ لیکن یہ مسئلہ جس کا مفہوم یہ ہے کہ قحط سے محفوظ رہنے کی تدابیر نکالی جاوین۔ اور فی الفور کامل طور سے حل نہین ہوسکتا جب تک کہ نظم ونسق ملک مین زیادہ انصاف اور کفایت شعاری کی پالیسی اختیار کرکے وہ تدابیر ممکن نہ ثابت کیجاوین۔ یہ ممکن نہین ہے کہ گورنمنٹ یہ چاہے کہ دونو باتین حاصل ہون یعنے خزانہ عامرہ بھی بھرجائے اور رعایا بھی خوشحال ہو جس قدر رقم کثیر نظم ونسق ملک مین صرف کی جاویگی اسقدر رعایا کے پاس سرمایہ کم ہوتا جائیگا۔ یہ سنکر طبیعت کو ایک گونہ جرأت ہوتی ہے کہ ہمارے حضور لارڈ کرزن صاحب بہادر نے اس مسئلہ پر بھی اپنی توجہ مبذول فرمائی ہے۔ چند سال کا عرصہ گذرا کہ سر آکلینڈ کالون جیسے متدبر مالی معاملات ہند پر رائے دینے والے نے یہ انیسوین صدی کے نامی ولایتی اخبار مین ایک مضمون لکھکر اپنے تحریر فرمایا ہے "ہندوستان کی مالی حالت ہوقت تک ترقی نہین کرسکتی ہے جب تک کہ آمدنی ہندوستان مین سے کثیر رقم سرحدی پیشقدمی کیلئے کھنچتی رہیگی" لارڈ کرزن صاحب بہادر نے عہدہ گورنر جنرلی پر ممتاز ہوتے ہی اس مسئلہ پر اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔ اور جو آپنے اس امر کے دریافت کرنیکے لیئے خواہش کی تھی کہ مسئلہ مذکور کو اس ملک کی مالی حالت سے کس حد تک تعلق ہے۔ بعد غور وفکر وہ نتیجہ نکالا جسکی بابت ہم کہہ سکتے ہین کہ کیا نایاب طریقہ رضامندی ہے۔ اب یہ جدید پالیسی سرحدی فرقونکی آتش ہم ودوس کو تیز نہ کرے گی۔ بلکہ اب اوسے میل ہوجائیگا۔ یہ بہت بھاری ہے کہ ان سرحدی فرقون کو دبانے کی پالیسی بہت وقت چاہتی ہے۔ اور یہ تنخواہین جو سال بسال متواتر اوکو دیجاتی ہین۔ ایک زمانہ مین بڑھتی بڑھتے ایک خاص جنگ کی مصارف کے برابر ہوجائینگی علاوہ برین تنخواہین مقرر کرکے وہ رہنے کیلئے گھر ہین تو یہ رضامندی بھی اسی ذریعہ سے قایم رہ سکتی ہے۔ جدید پالیسی کی کامیابی خاصکر اسی امر پر منحصر بھی ہوگی۔ کہ نہایت ہوشیاری کے ساتھ اس کام کیلئے وہ افسر منتخب کیئے جاوین جن کا فرض منصبی یہ ہوگا کہ سرحدی پالیسی کو اپنے ہاتھ سے نہ جانے دین۔ اس مسئلہ کو آدمیون سے تعلق ہے نہ کہ تجاویز وتدابیر سے یہ جاہل فرقے اوس شخص کے فدا ہونیکو مستعد ہین جو اونکی نگاہ مین راستباز۔ بہادر اور دانشمند ثابت ہوتا ہے۔ جب ایسی فرقہ پر اون وصاف سے سکہ جمایا جاویگا تو انکا مقابلہ اور باتون کی جوش مخالفت بالکل دب جائیگا۔ لیکن صاحبو! صرف سرحدی پیشقدمی مین ہی یہ فیاضانہ تجاویز نہین ہوتا مین یہ کہنے کیلئے تیار ہون کہ چونکہ آجکل وہ زمانہ ہے کہ تہذیب روز افزون ترقی کر رہی ہے۔ گورنمنٹ کی ذمہ داریان کچھ تو پہلے ہی بڑھی ہوئی ہین۔ اور کچھ روز بروز بڑھتی جاتی ہین۔ لہذا اسمصارف مین بھی ایک حد تک بیشی ہونیکی رعایت ہونی چاہیئے۔ لیکن یہ مصارف ملک کی استعداد کے متجاوز نہ ہونے چاہئین۔ اگر تجاوز کرگئے تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ ایسی نظم ونسق اور تباہ کن نظم ونسق مین کوئی فرق نہین ہے۔ لوگ شاکی ہین کہ رفاہ عام کی پر ضرر باتین یا تو ملتوی رہتی ہین یا انسے قطعی انکار کردیا جاتا ہے اور نہایت ہی غیر ضروری کام شروع کردیئے جاتے ہین اور اونکی تکمیل مین جلدی کیجاتی ہے اور یہ خیال نہین کیا جاتا کہ خزانہ کی حالت کیا ہے۔ میرے ایک انگلو انڈین دوست نے حال مین ایک چھوٹی سی تمثیل اس شکایت کی پیش کی تھی۔ لیکن مین اسوقت جو کچھ بیان کر رہا ہون اسکے برعکس وہ نظیر ہوتی ہے۔ میرے دوست نے بیان کیا مجھکو ہمیشہ اس امر پر حیرت تھی کہ جس وقت مین گورنمنٹ کا یہ حال ہو کہ ایک پائی بھی اگر بچ جائے تو طاعون اور قحط کے متعلق صرف کیجائے تو کسطرح ممکن ہو کہ وہ جنگی سکوٹ کیواسطے بمبئی کی کونسل روڈ پر عالیشان عمارت تعمیر ہونا منظور کریگی؟ لیکن برخلاف اسکے خیال ہو کہ وہ عمارت تیار ہوئی اور شان وشوکت کے ساتھ تیار ہوئی اور اب اس وقت وہ اس امر کا ثبوت دے رہی ہے کہ شکایت شعار کی مہمل پر عمل تو بہت کم ہوتا ہے لیکن اسکی تبلیغ زیادہ کیجاتی ہے۔ اب ایک اور معاملہ حل طلب ہے وہ یہ کہ طاعون کیواسطے ولایت سے ڈاکٹر بلائے جاتے ہین۔ گو یہ ذرہ ذرہ سی باتین ہین لیکن یہ ذرہ ہی ذرہ ملکر پہاڑ بن جاتا ہے۔ علاوہ ان نظایر کے عام رجحان اذہان یہ ہے کہ نظم ونسق کے اخراجات بڑھائے جائین اور یہ ایک ایسا نظریہ ہے جس کو محفوظ رہنے کا بندوبست کرنا ضروری ہے۔ اگر ہمارا ملک بھی اسی اندازہ کے ساتھ ترقی کرتا جائے تو یہ مصارف بھی کوئی بڑی بات نہین ہین۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ہمارا ملک ترقی مین پیچھے رہا ہوا ہے۔ ولبی کمیشن نے اپنی رپورٹ مین تحریر فرمایا ہے کہ ۸۳-۱۸۸۲ء اور ۹۶-۱۸۹۵ء کے درمیان آبادی مین مقابلہ زیادتی ہونیکے سول گورنمنٹ کے اخراجات دونے سے زیادہ ہوگئے۔ باوجودیکہ کہ سالہائے ماسبق مین جو کچھ ٹیکس چھوڑ دیا گیا تھا۔ وہ پھر وصول کیا گیا۔ اور آبادی کی بیشی سے کسیقدر زیادہ شرح کے حساب سے نیا ٹیکس عاید کیا گیا۔ میرے خیال مین کمیشن کے ان الفاظ کا یہ مطلب ہے کہ گو قومی سرسبزی وخوشحالی عملی طور پر ٹھہر گئی ہے لیکن اخراجات دن دونے رات چوگنے ہو رہے ہین مگر یہ سنکر طبیعت کو گونہ تسکین ہوتی ہے کہ صاحب سیکرٹری آف سٹیٹ نے تجویز کیا ہے۔ بلکہ انتظام بھی ہوگیا ہے کہ یکم اپریل ۱۹۰۱ء سے اوس رقم مین جو ہندوستان بابت اخراجات متعلق ہند ولایت کو روانہ کرتا ہے دو لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ کی کمی کردیجائے۔ ہم سب کا یہ خیال ہے کہ لارڈ کرزن صاحب بہادر نے اس قدیم پالیسی کا مقابلہ جسکا ذکر مین کر رہا ہون نہایت خوبی کیساتھ کیا ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ لارڈ کرزن صاحب بہادر ہمارے یہان صرف پانچ سال کیلئے تشریف لائے ہین جس مین سے دو سال گذر چکے ہین تین سال اور باقی ہین۔ کیا اب آپکے بعد برٹش مدبرین پھر اوسی قدیم پالیسی کیطرف رجوع ہوجاوینگے؟ اس موقعہ پر ہمکو اپنے فرائض ادا کرنا لازم ہین۔ کانگریس اپنی نہایت مناسب وقت ہے کہ بمقابلہ سابق اور زیادہ زور دین اور جان توڑ کر کوشش کرین۔ اور اس مسئلہ ہندوستان کے حل مین جسکی جانب تمام ملک کی آنکھین لگی ہوئی ہین اپنی گورنمنٹ کی اعانت کرین۔ ہمارا تعلق ایسی تحریک سے ہے جو برٹش نظم ونسق کی طباعی کا خمیازہ ہے۔ یہ وہ تحریک ہے جو خوبی زمانہ کا قدرتی نتیجہ ہے۔ یہ وہ تحریک ہے جس مین وہ اوصاف موجود ہین جو سزاوار اکسس پر مینکا ہین۔ اور اسکو ایک یہ فرض ادا کرنا ہے کہ مستعدی کیساتھ یہ تبلیغ کرے۔ "قدیم پالیسی ہندوستان کی نجات کا باعث نہ ہوگی۔ بلکہ وہ پالیسی جو دانشمندی اور حمایت کا پہلو لیکر ہوگی اپنے اس فرض کے ادا کرنے مین کوئی وجہ نہین ہے کہ ہم بیجہ خیال کرکے خوفزدہ ہوجاوین کہ ہم شور وشر پھیلانے والے کہلائین گے۔ اور لوگ ہمکو یہ کہین گے کہ بجائے گورنمنٹ کی اعانت کے اسکو تکلیف پہونچاتے ہین۔ اور ہم سے بدظن ہوجاوین گے۔ ہم اوس وقت سے جب کہ کہین کہین سے یہ صدا آتی ہے کہ تعلیم یافتہ ہند۔ وستانی عام رعایا کی نیابت نہین کرتے اس وقت تک آگئے ہین جب کہ وہ اختلاف اب پرانا قصہ ہوگیا۔ یا اگر ایسا نہین ہو تو صرف لفظی بحث باقی رہگئی ہے۔ جہان تک مجھکو حکام کی آرا کے اندازہ کرنیکا موقعہ ملا ہے کہہ سکتا ہون کہ ایسی حکام کا بڑا شمار جو اسملک کی نظم ونسق کی بہتریکا ذمہ دار ہے تعلیم یافتہ ہندوستانیونکی رائے اور اثر کی قدر کرتا ہے۔ اور لارڈ کرزن صاحب بہادر کا وہ اعلیٰ مدبرانہ خیال جو آپنے اس معاملہ مین بمقام بمبئی بجواب ایڈریس میونسپل کارپوریشن ظاہر فرمایا تھا۔ تمام شبہات کو دور کیئے دیتا ہے۔ اب جو زمانہ ہمکو نصیب ہے اسمین کانگریس کو یہ قوت حاصل ہے کہ اپنے کو اسطرح مفید ثابت کرسکتی ہے کہ اپنی کارروائی قدیم دستور العمل پر جاری رکھے۔ گورنمنٹ کی خفیہ مسلمات مین وقعات معلومات وعملی تجاویز پیش کرکے اسکی اعانت کرتی رہے۔ تاکہ گورنمنٹ کے بازو کو قوت حاصل ہو۔ اور وہ اس لایق ہو کہ وسیع اور فیاضانہ تجاویز کی پالیسی اختیار کرے اور نظم ونسق مین قدیم پالیسی کو ترک کردے۔ صاحبو! یہ ہی ہمارا فرض ہے ہمنے اپنی کو اس فرض منصبی کیلئے وقف کردیا ہے۔ اور اسیفرض کے ادا کرنیکی غرض سے اپنی حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے ساتھ وفاداری کا دم بھرکے آج ہم سب یہان یکجا جمع ہوئے ہین۔ ہم جانتے ہین کہ گورنمنٹ کو جو کام درپیش ہے اور جس کیطرف ہمارے وائسرائے صاحب خود رجوع ہین۔ وقت طلب ہے مشکلین اسکی سدراہ ہین۔ اور فارم کی قحمندی کیلئے مدت دراز درکار ہے۔ وہ کام نہ تو ایک آدمی کا ہے اور نہ کسی ایک جماعت کا۔ جو یہ کہا جاسکے کہ اسی ختم کردینگے اور اپنی کوششون مین کامیاب ہوکر پھولے نہ سمائینگے۔ بنی آدم مین صرف ایک شخص تھا جو یہ کہہ سکا کہ ختم ہوگیا" لیکن چونکہ اب برٹش مدبر کو یہ ہوش آیا ہے کہ مسئلہ ہندوستان کی حالت نہایت نازک ہے اس سے بہت کچھ آثار نیک پیدا ہو رہے ہین اور امید ہے کہ اسملک کیلئے بہتری کا زمانہ آنیوالا ہے۔ یہ قحط جس نے رعایا کو مفلوک الحال اور مصیبت زدہ بنادیا ہے حکام کو پریشان اور تنگ کر رکھا ہے اور تباہی وموت کی شکل مین اپنی یادگار چھوڑ گیا ہے یہ باتین اسوقت مین صرف مصیبت ہی خیال نہ کیجاوینگی بلکہ اگر وہ اس کانشنس کو جس کو اسنے وقتاً فوقتاً خواب غفلت سے چونکا دیا تھا بیدار رکھے تو ان تمام باتون سے ہمین آیندہ کیواسطے اپنے دلکو تسکین دینا چاہیئے۔ یہ ہماری جرأت کو بڑھاتی رہیگی۔ تاکہ ہم نہایت سرگرمی کیساتھ اپنے ملکی مقاصد مین مشغول رہین۔ بہ حیثیت ممبران کانگرس ہمنے ایک متبرک فرض اپنے سر لیا ہے۔ ہمکو لازم ہے کہ اس فرض کے ادا کرنے مین اپنے اس کار عظیم پر اعتقاد قایم رکھین آیندہ کیلئے اپنے کو ہاتھ سے نہ جانے

مخدوم مکرم جناب ایڈیٹر اخبار وکیل زاد عنایتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل خط بجواب عنایت نامہ مولینا محمد علیصاحب ناظم ندوۃ العلماء جو سفر حج کو تشریف لیجاتے ہین میرے بمقام چاٹگام روانہ کیا ہے بغرض نفع عام اہل اسلام نقل اوسکی واسطے اندراج اخبار روانہ خدمت عالی کرتا ہون امید کہ درج اخبار کرکے بندہ کو ممنون فرمایئگا۔ وھو ھذا۔

جناب مولویصاحب معظم ومکرم مولینا محمد علیصاحب ناظم ندوۃ العلماء دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(۱) حالت سفر مین ہمیشہ اطمینان خاطر اور دلجمعی سے کام کرنا چاہیئے۔ اگرچہ بعض اوقات بعض امور باعث پریشانی بھی پیش آوین تاہم استقلال واطمینان سے وہ آسان ہوجاتے ہین اور گھبراہٹ سے جیسا کہ اکثر ناتجربہ کار قاعدہ ہوتا ہے اور زاید دقتین اور تکلیفین بڑہ جانیکا اندیشہ ہے (۲) چونکہ ہمراہیان سفر حج اکثر ناخواندہ وعوام الناس ہوتے ہین۔ اور اس وجہ سے ہر کام مین جلد بازی کرتے ہین جس کیوجہ سے حکام منتظم کو بھی دقت پیش آتی ہے اور اس باعث اکثر انہین سختی کرنی پڑتی ہے اور عوام کے ساتھ معزز مسافرین حج کو بھی بیوجہ ذلت اور تکلیف پیش آنیکا اندیشہ ہوتا ہے۔ لہذا یہ مناسب ہے کہ ہر موقع پر تاخیر اور تانی سے کام لیا جاوے جس قدر زحمت اور سختی حکام وغیرہ کی تکلیفین پیش آتی ہین۔ وہ سب جلدی کرنیوالے اور پیشقدمی چاہنے والے لوگون کو برداشت کرنی پڑتی ہین پچھلے لوگ اون سے محفوظ رہتے ہین۔ اگر متعدد رفقا ہون تو یہ بہتر ہوگا کہ بعض آدمی جو قوی ہون پیشتر روانہ ہوجاوین اور ضعیف القوی اشخاص آخر مین تاکہ دونون جانب کا انتظام ہاتھ سے نہ جاوی۔ جناب کی قوی کے اعتبار سے مین ہمارا مناسب سمجھتا ہون کہ ہر حال مین تاخیر جناب کو مفید اور مناسب حال ہوگی کسی حالمین پیش قدمی مناسب نہین (۳) اسباب جہانتک ہوسکے اپنے ہمراہ بہت ہی کم لیا جاوی ورنہ ہر جگہ دقت اور تعب کا سامنا ہوگا۔ اور ہر جگہ مصارف کثیر اور تکلیفات روحانی کا متحمل ہونا پڑیگا (۴) بسکٹ مختلف الاقسام اور ڈبل روٹی وغیرہ پختہ اشیاء خوردنی کا ذخیرہ معقول تمام مواقع سفر مین ہمراہ رہنا چاہیئے کیونکہ اکثر حالتون مین خصوصاً جب کہ جگہ بدلی جاوی۔ بعض اوقات بوجہ نہ انتظام ہوسکنے کھانا پکانیکی بالکل نوبت فاقہ کی آجاتی ہے جو کہ مشقت سفر کی حالت مین علی الخصوص ضعیف القوی آدمی کو مضر و باعث اندیشہ ونقصان ہے۔ بلکہ قلیل مقدار اشیاء خوردنی کو مثل لباس جسمانی کے ہر نقل وحرکت مین اپنے ہمراہ بلکہ ہاتھہ مین رکھا جائے۔ کیونکہ اکثر حالتون مین انتظام قرنطینہ کل سامان کو مسافر سے بالکل علیحدہ کردیتے ہین۔ اور عرصہ تک سامان کا دستیاب ہونا بالکل ناممکن ہوتا ہے۔ اسطرح اگر قلیل مقدار پانی کی بھی کسی چھوٹے برتن مین ہمراہ رہے تو بہت مناسب ہے اور اندیشہ تکلیف آب ونان نہ رہیگا۔ خاصکر جس روز جہاز گام سے اگبوٹ پر سوار ہوتے ہین اور اوس روز کثرت حجاج اور وقت انتظام وتنگئی وقت سے تمام حکام سرکاری وملازمان جہاز وحجاج سب بدحواس ہوتے ہین اوس روز قحط آب ونان پیش آجانا کچھ تعجب سے نہین (۵) اگبوٹ مین خاصکر اور تمام سفر مین عموماً بجائے دو وقت کہانا کہانیکو تین چار وقت تھوڑا تھوڑا ناشتہ زیادہ موزون ہوتا ہے اوس سے مسافر کی طاقت زائل نہین ہونے پاتی اور اگبوٹ مین متلی وغیرہ کو بھی مفید ہے۔ بہوکا رہنا اگبوٹ مین باعث زیادہ متلی اور خرابی طبیعت کا ہوتا ہے۔ اگرچہ اشتہا نہ ہو لیکن ایک لقمہ دو لقمہ کہالینا وقت پر ضرور چاہیئے۔ چاء کا صبح وشام استعمال کرنا بھی اگبوٹ کے سفر مین مفید ہے اگر اوس سے خشکی یا گرمی قلب کا اندیشہ ہو تو مقدار قلیل مین جیسا کہ عربونکی عادت ہوتی ہے چھوٹی پیالی مین استعمال کیجائے اکثر عرب لوگ اگبوٹ مین ہمراہ ہوتے ہین۔ اور نیز چاء کی اصلاح منجمد دودھ یا کسیقدر روغن زرد امیز کرنے سے بخوبی ہوسکتی ہے کسیقدر بھنے چنے انجیر ومنقی وکشمش وبادام سفر دریا مین ہمراہ رہنا بہتر ہوگا کیونکہ یہ اشیاء وقت بیوقت ناشتہ کے کام مین آسکتی ہین۔ اور نیز میرے خیال مین اگبوٹ کی تنگی وغیرہ کیحالت مین قلیل مقدار استعمال کیجاسکتی ہین کہ اوسمین وقت کم اور طاقت زیادہ ہے (۶) اگر کسی قدیم السفر صاحب کی رفاقت اختیار کی جاوے اور اونکو مشورہ مین شریک کیا جاوے تو آپکو ہر وقت نشیب وفراز سفر سے اطلاع ہوتی رہیگی لیکن بجز ہونے کسی خاص مطوف پر اعتماد نہ کیا جاوے نہ اوس سے کسی قسم کا وعدہ کیا جاوے ورنہ آپ کو تمام سفر مین اول سے آخر تک سخت پریشانی اوٹھانی پڑیگی مطوف لوگ ابتدا مین نہایت چرب زبانی اور خوشامد سے پیش آتے ہین لیکن جدہ پہونچنے کے بعد اپنے ع چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی کی مثل اکثر صادق آتی ہے جدہ مین پہونچکر آپ کو لازمی طور پر کسی مطوف کا نام بتانا ہوگا۔ اور نہ آپ کسی غیر معلوم شخص کی سپرد کردیے جاوینگے جو نہ معلوم آپ کو تکلیف پہونچاوے یا راحت لہذا آپ کو کسی معتمد مطوف کا نام وہان بتانا ضروری ہے میرے ملاقاتیون مین حسب ذیل اصحاب کسیقدر قابل اطمینان معلوم ہوتے ہین۔ مولوی محمد حسن صاحب علی پنجابی۔ مولوی حسن کاظم یا جو کوئی آپ کا شناسا اور معتبر ہو (۷) کامران پہونچنے سے جس قدر اشیاء خوردنی واستعمال میلے اور پرانے کپڑون مین ہون وہ سب اونمین سے علیحدہ کرکے صاف اور اجلے کپڑون مین یا کاغذون مین باندہی جاوین اور اہلکاران قرنطینہ اون سب اشیاء کو اون پارچات مین سے نکالکر پھینکدین گے پھر بعض کا ملنا دشوار اور تکلیف کا باعث ہوگا جو پارچات بالکل کہنہ ہون وہ بالکل دریا مین پھینکدیے جاوین قبل کامران پہونچنے کے اور جو اچھے قسم کے میلے کپڑے ہین۔ اون سب کو علیحدہ باندہ دیا جاوی کیونکہ میلے کپڑون کو اور جسم کے کپڑون کو دھوبی کے انجن مین داخل کیا جانا لازمی ہے۔ بغیداد اور اونی کپڑے جو جسم سے علیحدہ ہون محفوظ رہتے ہین اور جو چیزین نفیس کپڑے یا ردی کاغذون مین ہون وہ بھی محفوظ رہتی ہین (۸) جدہ پر اوترنیکے بعد سے پھر مکہ اگبوٹ پر سوار ہونے تک تمام قسم کا آپ کا کام اور آرام مطوف کے اختیار مین اور زیر اہتمام رہیگا۔ لہذا عمدہ مطوف کا انتخاب کرنا ایک اہم اور ضروری کام ہے۔ ملک حجاز مین پہونچنے کے بعد بھی ایک ہدایت پر عمل کرنا کافی ہے فقط والسلام۔

الاقم الحاجی محمد یونس خان عفی عنہ۔ از دتاولی۔ سورتہ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۱۸ھ

آسٹریلین چٹھی

پیارے ایڈیٹر صاحب اخبار وکیل! بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ مدت ہوئی بندہ نے آپکو کچھ نہین لکھا امید ہے کہ آپ بندہ کی اس لمبی خاموشی کو ضرور معاف فرماوینگے۔ کیونکہ مجبوراً ایسا ہوا ہے۔ انشاء اللہ تعالی اب ضرور اخبار حضور کو آسٹریلیا کی مختلف وقعات سے اطلاع دیتا رہونگا۔ کل آسٹریلیا پانچ گورنریون مین منقسم تہا۔ گورنر اور اوسکے علاقہ کی آئین وقوانین مایکدوسرے کے برخلاف تھے۔ مگر اب ہمارے ملک انڈیا کیطرح سارا آسٹریلیا ایک ہی گورنر جنرل کے زیر بخت ہوگیا ہے اور تمام آسٹریلیا کا قانون بھی ایک ہی ہوگیا ہے۔ گورنر جنرل لارڈ ہوپ ٹون ولایت سے منتخب ہوکر مارچ ۱۹۰۱ء کو آسٹریلیا پہونچگئے ہین۔ اس تقریب کی یادگار مین ایکسو ہماری انڈین سیاہی یہانکی گورنمنٹ نے منگوائے ہین۔ جو کل سالگرہ کے دن

کانپور کی بڑی جنتری سنہ ۱۹۰۱ء

جو حسبی گذشتہ برسون مین شایع ہوتی رہی بفضلہ تعالی بہر امسال اسی نفاست اسی صحت اور اسی آب وتاب سے چھپکر شایع ہوئی ہے پہلا مضمون بعنوان سنہ ۱۹۰۱ء ہے جسمین علم جوتش کی مختصر تاریخ بیان کرنیکے بعد بیسوین صدی عیسوی پر قاعدہ نظام شمسی سے علم نجوم سے اور قیاس انسانی سے جدا جدا ریمارک کیے گئے ہین بارہ مہینون مین چاند کا بڑہاؤ گہٹاؤ اور ہر قمری مہینہ کا پہلا جلال جس شکل اور مقدار سے اوس روز نمایان ہوگا بعینہ اوسی طور پر اسکا نقشہ کھینچکر دکہایا گیا ہے تاریخ روم کا چوتھا نمبر ہے جسمین سات بادشاہون کے حالات مع انکی تصاویر صحیحہ کے جو رنگین مطلا کار چھاپی گئی ہین درج ہین۔ فرنیالوجی کا بقیہ حصہ گذشتہ اشاعت سے آگے مندرج ہے۔ انکے علاوہ اور بھی ضروری اور کارآمد مضامین اپنے اپنے موقع پر موزونیت کے ساتھہ درج ہین جنکو اکثر حضرات اردو دان نے اس سے پہلے نہ دیکھا ہوگا یہ مجموعہ مضامین جس ٹائٹل پیج کے اندر شیرازہ کیا گیا ہے اسکی شکل اس قابل ہے کہ انسان گھنٹون حیرت سے دیکھے۔ جنتری کا نام جس دائرہ مین درج ہے اس مین کرہ زمین کا نقشہ نہایت موزون بناکر اوسکے ربع مسکون کا رنگ صندلی اور سمندرون کا رنگ آبی چھاپا گیا ہے حاشیہ کی بیلبوٹا کاریل دیکھکر یہ شبہ ہوتا ہے کہ یہ کام کسی چینی کے پلیٹ پر بنا ہوا ہے باوجود ان تمام خوبیون کے قیمت وہی سالگذشتہ کی تخفیف شدہ یعنی ایکروپیہ ہے فرمائش کرتے وقت لفظ جنتری ضرور لکھنا چاہیئے۔ المشتہر محمد رحمت اللہ

سب سے اچھا پلستر فلالین کا ایک ٹکڑا جو چیمبرلین کی درد کی دوا مین تر کرکے ماؤف جگہہ پر باندہا جاوے

Chamberlain's Pain Balm.

اور ہر قسم کے پلستر سے اچھا ہے۔ جب کمر۔ پہلو چھاتی مین درد ہوتا ہو تو اس دوا کو آزماؤ اغلب ہے کہ اس قدر جلد یہ تمہین صحت دیگا کہ تم خوش ہوجاؤگے درد کی دوا سے وجع المفاصل بھی رفع ہوجاتا ہے ایک دفعہ لگانے سے افاقہ ہوجاتا ہے ضرور ایک دفعہ آزماؤ تمکو فایدہ ہوگا انشاء اللہ تعالے

یہ دوا شیخ فیروزالدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے

پر پہونچ گئے ہین حضور ملکہ معظمہ کے پوتے شہزادہ ڈیوک آف کنٹ آسٹریلیا کو تشریف لا رہے ہین امید کہ جلسہ عظیم ہوگا۔ آسٹریلیا مین ہماری انڈین جنگی سپاہ کی گھر گھر تعریف ہو رہی ہے۔ کوئی فرنگی ایسا نہ ہوگا۔ جو ہماری بہادر انڈین سپاہیونکی تعریف و توصیف نہ کرتا ہو۔۔ اکثر فرنگی افسرونکی زبانی سنا گیا ہے کہ جتنی کہ انڈین سپاہی اپنے افسرونکی تابعداری اور وقت پڑے پر جانفشانی کرتے ہین۔ یوروپین سپاہی بالکل اسکے برخلاف ہین۔ برٹش سلطنت کو انڈیا مقبوضہ انگلینڈ دیکھ کر بڑا فخر ہو رہا ہے حقیقتاً انڈیا انگلینڈ کی نصف طاقت ہی۔ انگلینڈ کے دشمن صرف انڈیا کی سپاہ سے زیادہ خوفناک ہین۔ اگر انصافاً خیال کیا جائے تو میرے نزدیک برٹش کا فشاء انصاف۔ آزادی اور حسن سلوک ہی اگر ہم روس اور جرمن مین جائین تو ہمکو انگلینڈ کی قدر معلوم ہو۔ اب ہم ہزارون انڈین یہان آسٹریلین انگریزون مین ایکدوسرے کا کام کرکے گذران کر رہے ہین۔ یہ لوگ ہم انڈین لوگون کے ساتھ حسب لیاقت اچھا سلوک کرتے ہین۔ بلا تار کی پیغام رسانی والایت مین ایجاد ہوگئی ہے امید ہے کہ بہت جلد عمل مین آویگی۔ اب جہازرانون کو کنارہ والون سے بات چیت کا بڑا آرام ہو جاویگا۔ آجکل آسٹریلیا کی امدادی فوجین ٹرانسوال سے آسٹریلیا کو واپس آ رہی ہین چند رہ ہوئے۔ ایک جہازران انگریز نے ایک ایسی شئے جاندار سمندر مین دیکھی کہ وہ کہتا ہے کہ میں زندگی بھر مین ایسی بلا کبھی کسی بحری سفر مین نہین دیکھی تھی۔ فساد چین کے باری مین ہماری سلطان المعظم نے خاصکر اہل اسلام چین کیواسطے جو مشن کاروانہ کرنا مناسب سمجھا ہے۔ مگر دیگر ملاقتین سلطان کی اس ہمدردیکو ابھی تک ملحوظ کرتی ہوئی نظر نہین آتین۔

امید ہے کہ اب انشاء اللہ تعالیٰ آسٹریلیا کی خبرین اکثر دفتر وکیل کو ضرور روانہ کرتا رہیگا۔

تہ دل سے مبارکبادی

حماک اللہ عن شر النوائب وجزاک اللہ فی الدارین خیرا

علامہ زمان جناب ایڈیٹر صاحب سلام علیکم! یہ پہلی دفعہ ہی کہ مینے اخبار وکیل کے پرچہ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ء کو سرسری نظر سے اک دوست کے یہان دیکھا واللہ ثم باللہ علاوہ دائی فرض اسلامی کے مین اسکی خوبی مضامین اور فصاحت بلاغت پر چھڑک گیا۔ لوٹ ہوگیا۔ سبحان اللہ آپ بذاتہ کمال ہین جو تحریرین دیکھین انمین بہت ہی سادگی نظر آئی۔ طرفہ برآن حسن الفاظ شیرین بیانی و فصاحت زباندانی کوٹ کوٹکر بھری پائی۔ اوسپر لطف یہ کہ نہایت عام فہم کہ معمولی سی معمولی لیاقت کا آدمی بھی مشکل سے مشکل تحریرون پر حاوی ہو جائے۔ تمام کالمون کی آرٹیکلون اور مفید تحریرون کو نہایت بین اور نکھرے ہوئے جملون مین ظاہر کرنا اس اخبار پر ختم بلکہ اسکا حصہ ہے۔ ۱۶ صفحہ مین ایک لفظ بھی اور اخبارونکی طرح بیکار و مہمل یا بہرتی کا نہین۔ جتنی تحریرین ہین نہایت کارآمد اور مفید ہر خاص و عام۔ ہر پہلو مین قومی ہمدردی کا خیال ہر تحریر مین بہی خواہی ملکی کا لحاظ۔ ان سب کے ساتھ وفاداری گورنمنٹ نہایت پیچ دل سے ادا کرنا۔ خبرین محققانہ سراسر راستی کی دلیل ہر فقرہ بولتا ہوا۔ ہر قسم کی مشکل سے مشکل مطالب کو روزمرہ کی بامحاورہ بول چال مین نباہ دیتا ہی۔ غرض اسکی ساری ہی ادائین پیاری ہین بیشک وکیل اپنے خریدارون کی ایسا ایک کوڑی کا حق ادا کر دیتا ہے۔ اور واقعی یہ دعویٰ بالکل سچا ہے کہ سچی و ضروری خبرون مفید تحریرون اور واضح نویسی مین کوئی اردو ہمعصر اسکی گرد تک نہین پہونچتا۔ مین زیادہ تر محاربات کی اور دیگر تار خبرون کے متعلق اسکا فوٹو دکھلانا چاہتا ہون۔ مگر مین اسکو اپنے اس ولیدہ بیان اور الفاظ پریشان مین ادا نہین کر سکتا۔ اسکی توصیف کو آفتاب درخشان مین سے ایک ذرہ یہ ہے کہ اردو اخبارون مین عام طور سے مینے دیکھا کہ تار و محاربہ کی خبرون کو کچھ ایسے ڈیٹرنے خشلینی اور ڈی رڈنی کے جملون مین ادا کرتے ہین کہ مین سمجھتا ہون کہ عوام تو عوام اکثر ایڈیٹران اخبار بھی انپر دماغ کو تمام و سوسون سے پاک کرکے نہایت توجہ سے قوت مدرکہ پر زور دیکر ملاحظہ فرماتے ہونگے تو بھی تفہیم مین کچھ نہ کچھ کسر باقی رہ جاتی ہوگی۔ مگر واہ ری وکیل! کہ تار و محاربہ کی خبرین بہی اپنی اسی معمولی سے لکھتا ہے کہ مدرسی مطالعہ سے بھی عوام تک مکمل حظہ حاوی مضامین ہو جاوین غرض ہر اک لحاظ سے ہماری علمی دنیا مین اس اخبار کا وجود غنیمت ہی۔ عزندہ باشی تا ابد کار مسیحا کردہ۔ اس اخبار کی تحریرونمین قبولیت خاص پائی جاتی ہر اسکی خاص وجہ یہ ہو کہ فرض اسلامی کا بوجھ سے نہایت ضروری سمجھکر اپنے سر پر اوٹھا لیا ہے اسلئے میری تہ دل سے یہ دعا ہو کہ مالک حقیقی اسکی ترقی دین و دنیا و ثروت چوگنی کرے۔ اللھم آمین ثم آمین۔ اور جس آزادی سے یہ خیر خواہی گورنمنٹ ہندی مین کر رہا ہے

اسلامی خبرین

ناظرین وکیل کو عید مبارک!

فہرست زر چندہ حجاز ریلوے جو میان غلام نبی و حبیب اللہ صاحبان تاجران پشمینہ امرتسر کو وصول ہوا

میزان مندرجہ نمبر ۴۲ جلد ۶۔ (لما ۵/۶)

سید محمد یوسف علی شاہ صاحب از سروہہ ضلع میرٹھ۔ خریدار وکیل نمبر ۱۸۹ ۰ ۰ ۲۰ ہے۔

معرفت محمد امیر الدین صاحب عظیم آبادی سررشتہ دار محکمہ بندوبست لوعہ حسب تفصیل ذیل۔

محمد امیر الدین صاحب + منشی رؤف الدین صاحب + منشی عبد الرحیم صاحب + حکیم عظیم الدین صاحب + محمد علیم الدین صاحب + منشی عبد الرب صاحب + منشی مقبول حسین صاحب + منشی زین الدین صاحب + منشی مقبول احمد صاحب + مولوی محمد اسحاق صاحب + منشی شتاق احمد صاحب + منشی بدیع الدین صاحب + منشی محمد شفیع صاحب + منشی سعید الدین صاحب + منشی محمد حسین صاحب + منشی تجمل حسین صاحب + منشی وحید الحق صاحب + منشی محمد مسلم صاحب + منشی ولایت حسین صاحب + محمد مکی صاحب + ہدایت حسین صاحب + از محرران سررشتہ صفائی وغیرہ + منشی محمد بلال صاحب + شاہ ظہور الحق صاحب + منشی محمد وحید صاحب +

میزان کل لما ۴۴/۷ عہ ۹۶۷۶ +

موصل مین اب تک کوئی سرکاری مدرسہ نہا اور نہ باقاعدہ تعلیم کا رواج تہا۔ اب اعلیٰ حضرت سلطان المعظم نے وہان پانچ ابتدائی مدرسے کہولنے کا حکم دیا ہی +

گورنمنٹ

المؤید لکہتا ہے کہ گورنمنٹ مراکو کارخانہ کرپ سے بہت سا جنگی سامان خرید رہی ہی اور یہ سامان مراکو مین جرمنی کی تائید و مساعدت سے پہونچ رہا ہے سپین والے یہ دیکھ دیکھ کر گھبراتے اور غضبناک ہو رہے ہین۔ بلکہ گورنمنٹ ہسپانیہ نے یہ فیصلہ کیا ہی کہ دول یوروپ کے نام ایک یادداشت روانہ کی جائے اور انسے یہ استدعا ہو کہ جن وجوہ کی بناء پر چین مین سامان جنگ بھیجنے کی ممانعت کیگئی ہے اسیطرح سلطنت مراکو کے ساتھ برتاؤ کیا جائے اور آلات حرب کی درآمد قطعی روکدیجائے +

ٹرکی

ٹرکی مین سرکاری طور پر مشتہر کیا گیا ہے کہ ایک بہت بڑے قبیلہ نے جو طرابلس الغرب کی بالکل آخیر سرحد پر واقع ہی دولت عثمانیہ کی اطاعت قبول کرلی ہی۔ اور آئندہ سے سلطنت ٹرکی کی رعایا مین شمار ہونیکا شرف حاصل کریگا +

دولت عثمانیہ سے ایک جہاز امریکہ کی طرز پر تعمیر کرنیکا حکم ہو چکا ہے۔ یہ جہاز الاکہہ پچاس ہزار ڈالر سے امریکہ کے کارخانہ کو اسپر تیار کیا جائیگا۔ چنانچہ کارخانہ مذکور سے تصفیہ ہو کر تعمیر شروع ہو چکی ہے +

اعلیٰ حضرت

اعلیٰ حضرت سلطان المعظم کی سلور جوبلی مین جو تہنیت نامہ اور عرائض خلافت پناہی کے حضور مین گذرانے گئے تھے انکے جواب مین جو ٹیلیگرام ترکی زبان مین سفیر مدراس کے نام آیا اسکا ترجمہ حسب ذیل ہی:۔ ترجمہ تلغراف ترکی مورخہ یکم جنوری ۱۹۰۱ء مرسلہ تحسین بک باش کاتب ہایین ہمایون بنام ٹرکش قونصل مدراس۔ اہل اسلام ہندوستان کی رہنے والے جن وجوہ کی بناء پر چین مین سامان جنگ بھیجنے کی ممانعت کیگئی ہے اسیطرح سلطنت مراکو کے ساتھ برتاؤ کیا جائے اور آلات حرب کی درآمد قطعی روکدیجائے +

گذشتہ برسون مین ہزارون آدمیون نے نزلہ زکام کیلئے چیمبرلین کی کہانسی کی دوائی استعمال کی ہے جہان تک ہمین معلوم ہے ان مین سے ایک کو بھی نمونیا نہین ہوا۔ تامسن اینفیلڈ اور کمپنی ۲۴۰ ویاش ریونیو بگاگو جو اس شہر مین بڑی مشہور دواؤن کے خوردہ فروش ہین وہ اسکی نسبت یون کہتے ہین کہ ہم ہر مرض مین بہت سی صورتون مین چیمبرلین کی کہانسی کی دوائی کی سفارش کرتے ہین کیونکہ اس سے نہ صرف فوری اور کامل صحت ہو جاتی ہے بلکہ یہ مرض مذکور سے نمونیا پیدا ہونے کو بھی روکتی ہے

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی ہال بازار امرتسر سے مل سکتی ہے +

آپکا سلام موصولہ بدیہ تسلیم + اشاعت عن قریب کر دیا جائیگا۔ والسلام +

انگریزی اخبارون مین پچھلے دنون شیخ سنوسی کے جو حالات شائع ہوئے تھے۔ اور جن مین یہ بیان کیا تھا کہ اسکی جمعیت نوے لاکھ آدمی کی ہے اور وہ بڑی دھوم دھام اور زور شور سے ملک گیری و جہاد کی تیاریان کر رہا ہے وغیرہ وغیرہ آخر اب یہ تمام باتین نہایت مبالغہ آمیز اور غلط نکلین۔ ایسی معتبر ذرائع سے جن سے بڑھکر قابل اعتماد اور ذرائع ہو نہین ہو سکتے ہمکو معلوم ہوا ہے کہ شیخ کا ہرگز یہ ارادہ نہین کہ برعظم افریقہ کے لق و دق میدانون مین خون کی ندیان بہائے اور جدال و قتال کا بازار گرم کرے۔ لوگون نے جو حاشیے چڑھائے ہین شیخ موصوف کو انکا کبھی خواب و خیال بھی نہ آیا ہوگا۔ ہان اسکی یہ خواہش البتہ ہے کہ دنیا مین اسلام کو ترقی دی۔ مگر نہ کشت و خون کے ساتھ بلکہ تلقین و ہدایت اور موعظۂ حسنہ کے ذریعہ۔ اسکے پیرون کی جو تعداد بیان کیگئی تھی۔ وہ بھی بہت کچھ مبالغہ آمیز ہے۔ اور اسکے مہدی ہونیکی حقیقت یہ ہے کہ دراصل اسکا نام ہی مہدی ہے۔ ورنہ محمد احمد سوڈانی مرحوم کیطرح اسکو موعود مہدی آخر الزمان ہونیکا خبط نہین ہے۔ جو لوگ خوش اعتقادی سے اسے مہدی سمجھے ہین انکی غلطی ہے اور جو بدنیتی سے مدعی مہدویت بتاتے ہین اونکا افترا شیخ کے بہت سے وعظ اور سفیر افریقہ مین خدمت و اشاعت اسلام کا مبارک کام انجام دیتے دیتے دھانکے دہین کام آچکے ہین۔ بیرونی دنیا مین کسی کو پتہ بھی نہین کہ اس عالی حوصلہ اور جوان ہمت پیر مرد نے کیسی کیسی تکالیف اور مصایب برداشت کر کے مقدس دین اسلام کو افریقہ کے ریگستانون مین پہونچایا۔ اور پھیلایا ہے۔ چنانچہ جیسی سعی بلیغ اس وقت تک اشاعت اسلام کیلئے وہان ہوتی رہی ہے ویسی ہی اگر کچھ مدت اور جاری رہے تو دنیا عالم کو اک حیرت ہوگی۔ یہ دیکھکر کہ اسلام نے غیر متوقعہ ترقی حاصل کرلی ہے۔ شیخ کی سرپرستی مین مکاتب بکثرت جاری کئے گئے ہین۔ اسکے زر خرید غلام اور مرید بڑی سرگرمی و ہمت کے ساتھ علوم دین کی تعلیم و اشاعت مین ساعی ہین جن لوگون نے اسلام قبول کرلیا ہے اور پکے دیندار مسلمان اور پابند شریعت ہوگئے ہین انکی سابقہ حالات اور رسوم و روایج حیرت انگیز تھے۔ شادی کرنیکا رواج انمین عموماً نہ تھا۔ حلال و حرام کی کوئی تمیز نہ تھی۔ ستر عورت کو جانتا ہی نہ تھا۔ گویا ایک مخلوق مثل بہایم و وحوش تھی جو بشکل انسان اس سرزمین مین آباد تھی۔ شیخ کو "عرش حمیدی" کے ساتھ جو خلوص عقیدت ہے اسکا ثبوت یہ ہے کہ اسکے خلفاء تمام ممالک محروسہ مین امن چین کی زندگی بسر کرتے ہین اور دولت عثمانیہ کو اعتماد و محبت کی نظر سے دیکھتے ہے۔

نواب عماد الملک مولوی سید حسین صاحب بلگرامی ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم حیدرآباد دکن وصاحبزادہ محمود علیخان صاحب (آف رامپور سٹیٹ) چند روز کیلئے بطور سیاحت لاہور تشریف لائے تھے جن کے اعزاز مین انجمن اسلامیہ پنجاب لاہور نے ۱۷ جنوری کو ایک پرتکلف اور شاندار پارٹی دی جس مین لاہور کے ہندو مسلمان رؤسا و عہدہ دار و شرفاء مدعو ہوئے تھے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کا سولہوان سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳ و ۲۴ فروری کو حسب معمول اسلامیہ کالج لاہور مین منعقد ہوگا۔ بڑے بڑے علماء کرام و دیگر حامیان اسلام رونق افروز ہونگے۔ مولینا نذیر احمد جیسے نامی گرامی وعظ لیکچرار دن کی دھوان دھار تقریرین ہونگی۔ اسلامیہ کالج مین بی۔ اے کلاس کھلنے کے بعد یہ پہلا جلسہ ہوگا اگر متعلقہ مدرسہ حمیدیہ مین بھی مولوی عالم کے درجہ تک تعلیم جاری ہوگئی ہے۔ علاوہ ازین یون بھی انجمن کے ہر صیغہ مین کافی ترقی ہوئی امید ہے کہ انجمن کو اس جلسہ مین خاص کامیابی ہوگی۔

جلوس مع مسجد مراد پاشا واقع بغداد اور جامع غازی واقع صوبہ خداوندگار اور جامع سلطان محمد فاتح واقعہ استنبول

دمہ کو کسطرح شفا ہو سٹر آلاگرے جو آمینیا جس کونٹی نیویارک کے قریب رہتے ہین یون لکھتے ہین کہ جسقدر دوائین مین نے آجتک استعمال کی ہین اون مین سے چیمبرلین کی کہانسی کی دوائی سب سے اچھی ہے

Chamberlain Cough Remedy.

بچون کی مرض دمہ کیلئے یہ دوا بہت اچھی ہے اور اس سے ہمیشہ صحت ہوتی ہے جونہی بچہ کی آواز بیٹھنے لگی اگر اسوقت یہ دوا دیجاوے یا جسوقت کہانسی شروع ہو جائے اسکے بعد ہی دیجاوے تو اس سے مرض کا حملہ رک جاتا ہے اس امر کو یاد رکھنا چاہیے اور کہانسی کی دوائی کی ایک بوتل پاس رکھنی چاہیے تاکہ جونہی علامات مرض ظاہر ہون دوا دیجا سکے

یہ دوا شیخ فیروز الدین سوداگر ادویہ انگریزی ہال بازار لمرتسر سے ملسکتی ہے

کی مرمت و تجدید کیلئے حضرت خلافت پناہی نے ۱۴ لاکھ ۴۰ ہزار قرش منظور فرمائے ہین۔ دو ہزار لیرہ مکہ معظمہ مین ایک شفاخانہ کی تعمیر کے واسطے مرحمت فرمائی ہین۔ اور ۵۰ اسٹنگ مرمر کے ستون عظیم و بیشمار درستی کیلئے بھیجے ہین +

حضرت سلطان المعظم نے امام محمد بن اسمعیل بن مغیرہ جعفی بخاری رحمۃ اللہ علیہ مؤلف صحیح بخاری کے روضہ کی عمارت کو ترمیم کرانیکا بڑا اہتمام فرمایا ہے۔ آپ آمین عباسی کے عہد مین ۱۹۱ شوال ۲۵۶ھ ہجری بروز جمعہ لیلۃ السبت پیدا ہوئے۔ اور خلیفہ معتمد علی اللہ احمد بن متوکل عباسی کے ششم سال جلوس مین ۱۲ رجب ۲۵۶ھ بروز یکشنبہ انتقال فرمایا

قیصرہ جرمنی نے اپنا توپخانہ سالار افواج متینہ شام کے پاس ہدیۃً بھیجا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمانون مین توپون کی ایجاد ابتداءً علیہ بنت نعمان بن طلحہ علبی کیلئے ہوئی۔ اسکا قصہ یہ ہے کہ تیفاشی روایت کرتا ہے کہ علوی نے ایک شہر کا محاصرہ کیا جو قریب تھا کہ فتح ہو جائے۔ اس شہر مین ایک مشہور حسین اور فنون حرب سے واقف عورت تھی جسکا نام علیہ تھا۔ اس نے اپنے اہل شہر سے کہا کہ اس مہم کو مین سر کرونگی۔ یہ کہکر ایک پیش خدمت کے ہاتھ اپنا توپ غنیم کے لشکر مین بھیجا۔ اور لونڈی سے کہا "علوی سے کہنا کیا یہ اشعار تمہارے ہین ؎

گرمی چشم کسے ما را گداخت — گرچہ آہن پارہ بگدازیم ما

در ستیز آزادہ باشیم و بصلح — پیش خوبان بندگی سازیم ما

اگر علوی ان شعرون کو سنکر کہے کہ "ہان میرے ہین" تو میری تصویر دکھلا کر پوچھنا کہ جسکی یہ تصویر ہے آیا وہ خوب صورت ہے یا بدصورت؟ اگر کہے خوب صورت ہے تو کہنا کہ اگر تم خوبصورتون کے بندے ہو جیسا کہ اپنے شعر مین کہہ چکے ہو تو شہر کا محاصرہ چھوڑ کر چلے جاؤ"۔ لونڈی اسکے پاس گئی۔ اور یہی واقعات پیش آئے اور علوی نے کوچ کی منادی کردی۔ کمانڈرون نے بہتیرا زور دیا کہ شہر ہمارے سامنے ہے اور اب ہم کو فتح ہوا چاہتی ہین۔ مگر علوی نے نہ مانا اور کہا کہ اب ایسا نہین ہو سکتا۔ اور علیہ کو نکاح کا پیغام دیا اور اس سے شادی کرلی

پچاس نفر مہاجرین بلاد روس سے ہجرت کرکے بلاد عثمانیہ کو جاتے تھے۔ انکا جہاز راستہ مین طوفان باد سے برباد ہوگیا۔ جملہ مہاجرین غرق ہوگئے +

قیصر جرمنی نے حضرت امیر المومنین کی خدمت مین دو نئی قسم کی بندوقین بھیجی ہین +

امیر المومنین کو جب یہ معلوم ہوا کہ طرابلس الغرب کو جانیوالے بعض مسکین حجاج مصارف اکل و شرب اور کرایہ جہاز کے محتاج ہین تو فرمان شاہی نافذ ہوا کہ خزانۂ ازمیر سے انکی جملہ ضروریات کی خبرگیری کیجائے +

المعلومات لکھتا ہے کہ اکثر بلاد عثمانیہ مثل حوران۔ اطنہ۔ حلب۔ موصل وغیرہ مین روغن غاز اور معدنی تیل بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ اگر عثمانی تجار ہمت کرکے ایک مشترکہ کمپنی قایم کرین۔ اور تیل نکالنے کا انتظام ہو جائے۔ اور بالفعل سے ان معدنیات کا اجارہ لیلین تو مدت قلیل مین منفعت کثیر کی امید ہو سکتی ہے۔ اس کام کا سلسلہ گورنمنٹ اور رعایا دونون کے حق مین ازبس مفید ہوگا۔ ممالک محروسہ عثمانی کے علاوہ مغرب قصیٰ ہند و چین وغیرہ غیر ممالک مین بھی یہ تجارت جاری ہو جائیگی۔ ان مقامات مین یہ تیل آبادی کی سطح کے صرف ایک ہی گز گہرائی پر کھودنے سے نکل آتا ہے +

دار السعادۃ اسلامبول کی مجلس طبی نے تحقیق کیا ہے کہ سل کی بیماری امراض متعدیہ مین سے ہے اور لباس کے ذریعہ اسکا پھیلنا ممکن ہے۔ اسلئے دھوبیون کو حکم دیا جائے کہ ملبوسات کو دھونے سے پہلے جوش ضرور دیا کرین +

صدر اعظم حضرت سلطان المعظم کے حکم سے مقبرہ امام اعظم علیہ الرحمۃ اور کلید بردار کے حجرہ کی تعمیر باب عالی سے منظور ہوئی اور گورنر بغداد کو اجرا کارکا حکم بھی روانہ ہوگیا ہے +

محمڈن لٹریری سوسائٹی کی تحریک پر گورنمنٹ بنگال نے مسلمانان ڈھاکہ۔ آڑیہ۔ چھوٹا ناگپور کو حج کو آمیر صاحب اپنی گرمائی مسکن سے موسم سرما کیلئے کابل واپس آگئے ہین۔ ہز ہائینس کی صحت بفضلہ نہایت عمدہ ہے۔ جدید برٹش ایجنٹ سے پرتپاک ملاقات ہوئی۔ ہز ہائینس کے بڑے صاحبزادے سردار حبیب اللہ خان سردار کے لیے حسب معمول جلال آباد جاتے ہین +

انجمن معین التعلیم کے نام سے ایک مجلس مدرسین درجہ پرائمری اسلامیہ (کالجیٹ) سکول لاہور نے عرصہ تین ماہ سے قایم کی ہے جسکے اغراض و مقاصد مدرسہ موصوفہ کی تعلیمی حالت سنوارنے اور طلباء مدرسہ کی اخلاقی و ذہنی حالت کی اصلاح پر مبنی ہین۔ سید سردار علیصاحب سکنڈ ماسٹر درجہ پرائمری اسکے سیکرٹری ہین۔ اللہ انکے کام مین برکت دیوے

پورٹ ایلزبتھ علاقہ کیپ مین بھی ترکی قونصل کا تقرر ہوگیا ہے۔ جنوبی افریقہ مین یہ پہلا موقع ترکی کو حاصل ہوا ہے۔ تجارتی کمپنی کے ایجنٹ سید محمد نخاس کو قونصل کے اختیارات عطا ہوئے ہین۔ امید ہے کہ اور بھی جہان جہان ضرورت ہے ڈرکش قونصلون کا تقرر ہوگا۔ اور اسطرح ترکی کے تجارتی سلسلہ مین جان پڑیگی۔

محترم ہمدرد الاسلام "الہ آباد مسلمانان ممالک مغربی و شمالی کو غیرت دلاکر کہتا ہے کہ کیا انمین سے دینی حمیت بالکل اٹھ گئی کہ نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام اسلامی دنیا مین چندہ حجاز ریلوے کے لیئے جا بجا کمیٹیان قایم ہو رہی ہین۔ زور و شور سے چندے جمع کیئے جارہے ہین مگر انہین خبر تک نہین" ہمدرد موصوف کو افسوس کے الرا الہ کے رؤسا اور عام باشندون کو ایسی کامون سے مطلق دلچسپی نہین" دوسرے محترم ہمدرد یعنے خادم الاسلام کلکتہ کی مساعی جمیلہ واقعی قابل تحسین ہین جن کا ذکر اجلہ نہ اکی ۲۴ دسمبر والی اشاعت مین ہو چکا ہے۔

سنگاپور مین ترکی قونصل کا عہدہ کیپ ٹون کے مدرسہ محمدیہ کے ہیڈ ماسٹر عطاء اللہ افندی کو عطا ہوا ہے۔

المؤید کا نامہ نگار متعینہ البزار خبر دیتا ہے کہ یہان اور تو ہر طرح خوبیان ہین ہی مگر ساتھ ہی قتل و غارت کی بھی گرم بازاری ہے جسکے اسباب متعدد اور مختلف بیان کیئے جاتے ہین منجملہ انکے یہ بھی ہین کہ (۱) راستون مین پولیس کی جانب سے نگرانی و حفاظت کا کوئی انتظام نہین (۲) قاتلون غارتگرون کو سزائے واجب نہین دیجاتی (۳) رشوت تعلم سرکاری عملون اور بالخصوص صیغہ پولیس مین عام ہے (۴) تحقیقات جرایم مین بیوجہ تاخیر عمل مین آتی ہے۔ (۵) افلاس نے مخلوق کو قتل و غارت پر مجبور کردیا ہے (۶) شراب خوارگی کی کثرت ہے اور زنانہ عورات کی بہتات۔

اعلیٰ حضرت سلطان المعظم کو شہنشاہ جرمنی کیجانب سے اطلاع ملی ہے کہ جو اسلحہ حرب دولت عظمیٰ عثمانیہ نے جرمنی مین تیار کرائے ہین انہین وہ (قیصر جرمنی) خود ملاحظہ فرماکر اطمینان کرینگے کہ آیا فرمایش کے مطابق ہین یا نہین

انجمن نعمانیہ لاہور کا جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ ماہ رواں کو منعقد ہوگا۔ علمائے کرام دور دور سے تشریف لائینگے بہی خواہان ملت خیر الانام سے اس دفعہ خاص طور پر زور دیکر اپیل کیگئی ہے کہ انجمن کی ضروریات پر نظر کرکے مالی تائید کا حق ادا کرین۔

ایران کی باقاعدہ فوج موسومہ سٹینڈنگ آرمی تعداد مین ۸۰ ہزار ہے باین تفصیل:- ۶۰ ہزار پیادہ - ۵ ہزار سوارہ - ۵ ہزار توپچی - ریزرو فوج جمعین ۱۶ ہزار آٹھ سو پیدل۔ بیس ہزار دو سو ۵۰ سوار ہین۔ کوہستانی قبایل کا ایک لاکھ لشکر اسکے علاوہ ہی جسکا نام "عساکر نظامی" ہے۔ ایران مین دوسری فوج کو "چریک" کہتے ہین جو بوقت ضرورت کل مملکت سے بہم پہونچ سکتی ہے۔ اور اسکے واسطے یہ دستور ہے کہ ہر گھر سے ایک ایک سوار اور ایک ایک پیادہ لیا جاتا ہے۔ جنہین جملہ سامان جنگ سرکار سے ملتا ہے اسطرح کافی اسلحہ اور سامان باربرداری میسر آجانیکی صورت مین ایران پانچ لاکھ سوار اور دس لاکھ پیادہ سپاہ میدان جنگ مین لاسکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت شہنشاہ بگلاہ ایران نے چندہ حجاز ریلوے مین ۵۰ ہزار پونڈ کی رقم خطیر عطا فرمائی۔

اصفہان مین کچھ عرصہ سے پارچہ بافی کا جو کارخانہ مسلمانون کے متفقہ سرمایہ سے جاری تہا اب وہ بفضلہ بڑی ترقی پر ہے۔ وہانکا تیار شدہ مال اب نجف اشرف اور کربلائے معلی مین بہت پہنچنے لگا ہے۔

شہنشاہ جرمنی نے سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس کے مقبرہ (واقع دمشق) پر چڑہانیکو حسب وعدہ جو تاج دو سال مین تیار کراکے بھیجا ہے اسکے چڑہاوے کی رسم خاص ترک و جرمن سے دار ہوئی تمام بڑے بڑے ترکی اور جرمن افسر اس تقریب پر موجود تھے۔

ٹرکی مین جنگی تیاریونکی سرگرمی دیکھکر ہمسایہ دو سلطنتین بڑی چونک رہی ہین۔ روس نے اپنی سرحدات ملحقہ ترکی پر دو لکھ فوجین ڈالدی ہین۔ اگرچہ بظاہر یہ عجیب بات معلوم ہو مگر اصل مین اسی جوب روسی تبر کی سمجھنا چاہیے کہ ترکون کی جمعیت اور نقل و حرکت کا کسی پر ٹھیک ٹھیک پتہ نہین لگتا چنانچہ جہان انکی فوج فی الواقعہ دس ہزار ہو وہان سرکاری تحریرون مین تین ہزار درج ہوتی ہے۔

حیدرآباد کی خبرین

سنتے ہین کہ سرکار عالی کو مشیر قانونی کیضرورت باقی نہین رہی اس واسطے مسٹر نارٹن اس خدمت سے علیحدہ کیے گئے۔ اسطرح اور بھی بعض ایسے محکمے اور صیغون پر بغرض اصلاح ایک نظر ڈالی جائے تو زوائد کے دور ہونیسے بہت کچھ بچت کی توقع کی جاسکتی ہے۔

افواہ ہے کہ مشیر مال کوئی صاحب انگریز ہونیوالے ہین۔ اگر کوئی لایق اور تجربہ کار یوروپین اس عہدہ پر آئے تو عجب نہین کہ خزانہ ریاست زیرباری سے نجات پاجائے۔ ضلع نلدرگ مین ابہی قحط موجود ہے۔ دکن مین فصل کی نسبت بالعموم شکایت سنی جاتی ہے کہ اسکی حالت اچھی نہین۔ کمیٹی امداد یتامی جو بغرض فراہمی چندہ مقرر ہوئی تہی آہستہ آہستہ اپنا کام کر رہی ہے۔ مگر افسوس کہ اس کار خیر کا چندہ بہت کم وصول ہوتا ہے۔ جو لوگ حاضری عدالت سے عموماً مستثنے تھے اعلیٰ حضرت نے انکی نسبت حکم دیا ہے کہ یہ امر عدالت کے اختیار پر منحصر ہے۔ بسبب اس عنایت کے مستفید نہین ہوسکتے۔ ہان البتہ نواب مدار المہام بہادر بالقابہ وقتاً فوقتاً خاص طور پر منظوری لیتے ہین۔

موسم سرما رخصت ہوتا جاتا ہے اور گرما کا پیش خیمہ آرہا ہے چند روز سے ابر محیط آسمان ہے۔ ایکدو دن کچھ بارش بھی ہوئی تھی۔ آب و ہوا اعتدال پر ہے۔ نرخ غلہ افسوس بدستور گرانی پر ہے۔ چونکہ قحط کے آثار پھر نمودار ہین اس وجہ سے فی من علیف ورک (قحط کے امدادی کام) پھر از سر نو جاری کردینے کی تجویز زیر غور ہے۔ مرض طاعون بالکل نابود ہوگیا ہے۔ مگر اورنگ آباد مین پونومکل طاعون کا وجود ہنوز پایا جاتا ہے۔ قرنطینہ کی وہی سختیان ہین مسٹر کرالی کنٹرولر جنرل کی نسبت خبر ہے کہ مارچ مین سرکار عالی سے قطع تعلق کرلین گے اور علاقہ انگریزی مین اپنی خدمات کا چارج لینے سے پہلے چھ ماہ کی فرلو پر ولایت جائینگے۔ جناب مولوی سید علی حسن صاحب ناظم بندوبست و برکن محکمہ مالگذاری ہفتہ گزشتہ مین مع الخیر رخصت سے واپس آگئے ہین مسٹر سٹیونس پیگ ڈپٹی کمشنر صاحب ۶ ماہ کی رخصت پر ولایت جانیوالے ہین۔ آجکل سکہ حالی بدقت میسر آتا ہے۔ کلدار کا بہاؤ گھٹتے گھٹتے ۱۱۹ پر آگیا ہے۔ چاندی سوے اور نوٹون کا بہاؤ بھی اترگیا ہے۔ دارالضرب مین بھی چاندی سے روپیہ بنانا موقوف ہے۔ فی الحال پرانا سکہ گلاکر روپیہ بنایا جاتا ہے۔ یہ بھی بند ہوکر آجکل مین دارالضرب کے بالکل بند کیئے جانیکا حکم ہونیکو ہے۔ اس صورت مین عملہ دارالضرب یقیناً برخاست کردیا جائیگا۔ آیندہ نہین معلوم کہ سکہ حالی بمبئی کی ٹکسال مین ڈہلا کریگا یا کاغذی کا ہی رواج رہیگا۔ دفتر مردم شماری کمیٹی نواب محسن الملک کی کوٹھی کرایہ پر لینے کی تجویز ہے۔ مردم شماری یکم مارچ کو ہوگی خانہ شماری ہوچکی ہے۔ یہ عملہ محکمہ ہائے صفائی چادرگہاٹ کو سپرد ہوا ہے۔ اور تجویز ہے کہ امداد اسکام مین تمام ملازمان سرکار سے لیجاوینگی چنانچہ ناظم مردم شماری کے دفتر مین فہرست ملازمان مرتب ہورہی ہے۔ توشہ خانہ مبارک کی اہتمام نواب معزز یار الدولہ بہادر پر اعلیحضرت کا عتاب نازل ہوا۔ اور وہ اہتمام نائب سمیت اس علت مین موقوف کئے گئے۔ کہ قحط زدہ بچونکے کپڑون کے روپیہ مین کثر بیوقت کی تہی۔

اعلیٰ حضرت بندگانعالی کی کامل توجہ آجکل کارخانجات اور علاقہ صرف خاص کیجانب مبذول ہے حکم ہوا ہے کہ ہر ایک کارخانہ کے حسابات جلد تیار ہوکر حضور عالی مین پیش ہون حضور ہر ایک کارخانہ کی حالت کو بتوجہ خاص ملاحظہ فرماتے ہین۔ اور یکے بعد دیگرے ساری کارخانون مین اصلاح فرمانیوالی ہین کوٹھ جات۔ توشہ خانہ۔ اور تقسیم محلات کے صیغون مین جو جو لوگ موقوف کئے گئے ہین انکی جگہ ابھی کسی کا تقرر نہین ہوا۔ غالباً انتخاص موضوع کا انتخاب ہورہا ہے یہ بھی امید کی جاتی ہے کہ وفادار اہلکارونکی فراہمی اور تخفیف مصارف کا خیال ملحوظ ہوگا اگر اعلیٰ حضرت کی یہی توجہ رہی تو امید بلکہ یقین ہے کہ انشاء اللہ خزانہ عامرہ کی حالت بہت جلد درست ہوجائیگی

پولو کا سالانہ ٹورنمنٹ جو ہمیشہ ماہ نومبر مین سکندرآباد کے پریڈ گرونڈ پر ہوا کرتا تہا اب کی فتح میدان چادرگہاٹ مین جنوری کی ۴-۵-۶ کو ہوا جسمین گولکنڈہ ٹیم جیتی۔ اس کامیابی پر ہرے اور نعرہ ہائے مسرت کا وہ شور ہوا کہ سارا میدان گونج اوٹھا۔ ممبران جمکہانا اور معزز عہدہ داران اور لیڈیان وغیرہ رونق افروز ہوئے۔ بینڈ باجہ بجرہا تہا مخلوق خدا میدان کو گھیرے ہوئی تھی۔ صاحب ریذیڈنٹ روانہ تشریف لایا کرتے تھے جناب ذوالجناب دولیعہد دولت برابر موجود ہوتے تھے۔ حضرت مرشد زادہ آفاق شہزادہ ولیعہد بھی آخری دو تین دن جلوہ افروز ہوئے اور آخری روز اپنے دست مبارک سے نواب عماد الملک بہادر کپتان گولکنڈہ ٹیم کو کپ عنایت فرمایا۔ اور چند موضوع الفاظ مین بزبان انگریزی تعریف و توصیف فرمائی اور دل بڑہانیکی باتین کین جسپر انتہا چیرز ہوئے۔ یہ پہلا ہی مرتبہ ہے کہ حضرت مرشد زادہ آفاق شہزادہ ولیعہد نواب میر عثمان علیخان بہادر پبلک مین تہار رونق افروز ہوئے اور یہ پہلا مرتبہ ہے کہ حضور نے پبلک مین تشا

مختلف خبریں

پیرس دار الخلافہ فرانس نے نوزدہویں صدی کو الوداع کرنیکی غرض سے وہ عظیم الشان بین الاقوامی عالمگیر نمائش کھولی ہے جسکی دھوم دھام کو ختم ہوئے ابھی چند ہی روز گزری ہیں۔ مگر گلاسگو دار الخلافہ سکاٹلینڈ کا ارادہ ہے کہ نئی (بیسویں) صدی کا خیر مقدم ایک ایسی درجہ کی پر شان و شوکت عالمگیر نمائش بین الاقوامی سے کیا جائے۔ مجوزہ نمائش آرٹ اینڈ سائنس یعنی علوم و فنون جدیدہ کی فتوحات دنیا کے پیش نظر کرنے کی غرض سے ہوگی۔ اسمیں جملہ اقوام عالم مدعو کیگئی ہیں کہ "آؤ۔ سب اگلی پچھلی لڑائی جھگڑے یکلخت فراموش کر دیں اور بنی نوع آدم کی عام ترقی میں دلجمعی سے سعی کریں"۔ یہ نمائش غالباً مئی ۱۹۰۱ء میں شروع ہوگی اور نومبر تک رہیگی۔ اس نمائش میں خاص بات یہ ہوگی کہ ایک سکشن عورتوں کا ہوگا جسمیں پبلک کو یہ دکھایا جائیگا کہ محنت اور دستکاری کے میدان میں طبقہ اناث نے گزشتہ مدت میں کتنی عظیم ترقی کی ہے۔ کمیٹی کے شائع کردہ سرکلر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ نمائش برٹش ایمپائر (سلطنت برطانیہ) کی ہر ایک لحاظ سے پوری پوری تصویر ہوگی۔ گلاسگو کی پچھلی عظیم نمائش بین الاقوام ۱۸۸۸ء میں ہوئی تھی

پیکن میں گورنمنٹ چین کے قدیم سرکاری کاغذات جو حال میں برآمد ہوئے ان سے پتہ لگتا ہے کہ نئی دنیا (امریکہ) کو سب سے پہلے کولمبس نے دریافت نہیں کیا۔ بلکہ چینیوں کو اس سے کئی صدیاں پہلے اس براعظم کا علم تھا جسے اب ڈیڑھ ہزار سال کا عرصہ ہو چکا ہے بلکہ چینیوں نے اس براعظم کے ملک میکسیکو میں بود و باش اختیار کی اور وہاں مناسب تعمیریں کی تھیں یہ مسامدا منہوں نے سنورہ نام ریاست میں بنائی تھیں جو ساحل بحر الکاہل پر واقع ہے دو سال ہوئے کہ اسی علاقہ کے مقام اوریس میں زمین کھودتے ہوئے ایک چینی مندر کے کھنڈرات ملے تھے جنپر چینی حروف میں کچھ عبارت کندہ تھی۔ چنانچہ گورنمنٹ میکسیکو نے ایک چینی عالم کو مدعو کیا جس نے اس عبارت کو پڑھا اور اس کا مطلب بیان کیا۔ تو معلوم ہوا کہ واقعی چینی لوگ زمانہ قدیم میں اسجگہ آتے جاتے اور بود و باش رکھتے تھے مذکورہ بالا چینی کاغذات اور بھی اس امر کی تصدیق کر دی ہے۔ ریاست سنورہ کے اصلی باشندے چینیوں کی اولاد سمجھے جاتے ہیں اور انمیں بہت سی قدیم روایات چلی آتی ہیں جو چینی روایتوں سے بہت کچھ ملتی جلتی ہیں۔ انکے عادات و اطوار میں بھی چینیوں کے ساتھ بڑی مشابہت پائی جاتی ہے۔ ان یقینی نصدیقوں سے متاثر ہو کر گورنمنٹ میکسیکو نے ایک علمی مہم تیار کرنیکا حکم دیا ہے جو ریاست مذکور کے قدیم مناروں کی تحقیقات کریگی جس سے امید ہے کہ علم قدامت کے متعلق بہت سے قیمتی راز معلوم ہونگے

امریکہ میں ایک کمپنی نے بنولوں اور روئی کے کاغذ تیار کرنیکی تجویز نکالی ہے جسکا وہاں لکھو کھا من غیرہ پڑا ہوا ہے اس سے ہندوستان کے کارخانوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے

امتحان ایل ایل بی پنجاب بابت ۱۹۰۰ء میں ۲۱ ہندو اور ۳ مسلمان صوبہ ہذا کے پاس ہوئے اور ۲ ہندو ایک مسلمان صوبجات غیرہ کے علاوہ ازیں ۳۱ ہندو اور ۱۳ مسلمانوں نے "فرسٹ سرٹیفکیٹ ان لا" کا امتحان پاس کیا اور لائسنشیٹ ان لا کے امتحانمیں ۲۶ ہندو اور ۳ مسلمان کامیاب ہوئے اور انٹرمیڈیٹ اگزامینیشن ان لا میں ۳۲ ہندو اور ۷ مسلمان

کیمیا کا فساد پھیلتا جاتا ہے اور بظاہر خطرناک معلوم ہوتا ہے۔ برٹش کی تعزیری مہم نے بقصان خفیف قصبہ ڈمبوفیو کو یکایک جا دبایا اور اپنے تصرف میں لیلیا۔ مفسدوں کے (۱۲۰) آدمی مقتول و مجروح اور دو سو اسیر کئے

جنوبی روس میں ایک ریلوے پر پانچ ہزار مسافر برفباری کے وبال میں پھنسے جن میں ایک سو بیس تو کسی طرح جان بر ہی نہ ہو سکے اسی میں جم کر دبکر شکار اجل ہو گئے

انگلستان کے ڈاکٹروں نے عرصہ کی جانفشانی کے بعد ایک کتاب شائع کی ہے جس میں یہ دکھلایا ہے کہ ہندوستانی جڑی بوٹیوں کے کیا فوائد ہیں کس مرض میں کونسی بوٹی کام دے سکتی ہے۔ ہندوستانیوں کی آسانی کیلئے دکھلایا ہے کہ ہندی جڑی بوٹیوں کے مقابلہ میں کون کونسی ڈاکٹری ادویہ مفید ہو سکتی ہیں اسی طرح انگریزی عطاروں کو بتلایا ہے کہ بیش قیمت ادویات کا کام کیونکر کوڑیوں کے مول کی ہندوستانی پتیوں سے نکال سکتے ہیں۔ ٹائمز اس کتاب کی اشاعت پر لکھتا ہے کہ اس سے ممالک غیر کے طبابت پیشہ لوگوں کو بڑی مدد ملیگی

تبت میں روسیوں کی سازش ہر طرح روک تھام کے قابل ہے۔ گورنمنٹ کو اس طرف بزور متوجہ ہونا چاہیئے۔ روس کی قلیل سے قلیل جمعیت کے لاسر میں نمودار ہو جانے سے تمام بنگالہ میں گھبراہٹ پیدا ہو جائیگی اور ہندوستان اور تبت کے درمیان جو کوہستانی ریاستیں ہیں ان سب میں بڑی ابتری اور تشویش پھیل جائیگی۔ گورکھا رنگروٹوں کا سرکاری افواج کے لئے ملنا دشوار ہو جائیگا۔ نیپال کی وفاداری بڑی سختی کے ساتھ معرض امتحان میں پڑ جائیگی۔ علاوہ ازیں مفسدہ پسند بھوٹانی اپنی منحوس دلی مراد کو نکا خوشی خوشی خیر مقدم کرینگے اور انکو علاقہ دوارا اور بنگال کے نواح میں لوٹ مار کا خاطر خواہ موقع ملیگا۔ اور اس تمام بے چینی کی اوٹ میں روس کو اپنی خرس چال کا پورا موقع ملیگا۔ اور ایران و افغانستان کے متعلق وہ من مانی چالیں چلیگا۔ عام اس سے کہ ہندوستان کی بابت اسکی نیت کیسی ہی نیک اور امن پسند کیوں نہ ہو۔ بہر حال اسصورت میں گورنمنٹ عالیہ تبت کا روسی اثر سے بچانا ایسا ہی ضروری سمجھنا چاہیئے جیسے کہ افغانستان کا

برٹش فوجکی خاکی وردی موقوف کیگئی۔ اسکی جگہ اک قسم کا اودا کپڑا تجویز ہوا ہے جو اولی ہوا اور پائداری رنگت میں اس سے بدرجہا بہتر ہے

اٹلی کے شاہ ہمبرٹ (مقتول) کی بیوہ نے دربار سے قطع تعلق کر لیا اور زیور و لباس کی قسم سے اپنی تمام عزیز چیزیں جس جسکو جی میں آیا دیڈالیں۔ واقعی "جائے عبرت سرائے فانی ہے"

یورپ میں ولایتی کھانڈ کو خاص امداد سے تائید پہونچانے کی کوشش کیجاتی ہے جس سے ہندوستان کی تجارت شکر کو بڑا نقصان پہونچ رہا ہے۔ پیرس میں ۱۲ اکتوبر کو فرنچ۔ آسٹرین۔ اور جرمن۔ ڈیلیگیٹ جمع ہوئے جو کاشتکاروں کو امداد دیکر انسے چینی تیار کراتے ہیں۔ یہ چینی ایک قسم کے گاجر نما پھل سے تیار کیجاتی ہے

وبائی طاعون شہر مونگیر کے تمام حصوں میں زور شور سے پھیلی ہوئی ہے۔ اسی وجہ سے آدھے قریب باشندے تو اب تک شہر چھوڑ کر جا چکے ہیں اور اگر یہی نوبت رہی تو خطرہ ہے کہ کہیں شہر کا شہر نہ ویران ہو جائے۔ باسدیو پور اور ماد ہو پور میں بہت سے طاعون زدہ گھر جلا دئے گئے ہیں

ٹائمز کے ایک خاص آرٹیکل سے معلوم ہوتا ہے کہ فرانس نے نوآبادیوں یا دیگر بیرونجات کے مال درآمد پر جو جدید محصول لگایا ہے اس سے ہندوستان کو بڑا بھاری نقصان پہونچیگا۔ ہندوستان کی کافی اور غالباً چاول اور مرچ کو بھی فرانس ہر بالکل خارج شدہ سمجھنا چاہیئے

محاربہ چین

لنڈن۔ ۱۱ جنوری۔ گفتگوئے مصالحت کا معاملہ پیکن سے واشنگٹن میں منتقل کرنیکے متعلق امریکہ نے اپنی تجویز واپس لے لی ہے

ایضاً۔ پیکن سے اخبار ٹائمز لندن کو ایک افسر کی چٹھی پہونچی جس میں ذکر ہے کہ ہندوستانی افواج کے عام برتاؤ اور طرز عمل کو چین وغیرہ کی سپاہ اور افسروں نے نہایت پسند کیا اور انکی تعریف کی۔ اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ جنرل گیسلی کو یہاں بے حد ہر دلعزیزی حاصل ہوئی ہے

۱۳ جنوری۔ دربار چین نے سفرا مقیم پیکن کو ہدایت کی ہے کہ دول عظام کے مشترکہ نوٹ (یادداشت) پر دستخط کر دیں

ایضاً۔ چونکہ روسیوں نے زیادہ پاؤں پھیلانے شروع کر دیئے ہیں اور انکی کارروائیاں فوجی ضروریات کی حد سے تجاوز کر چکی ہیں اسواسطے برطانیہ عظمیٰ نے "نیوچوانگ شان ہیکی وان ریلوے" کے پٹہ داروں کے فائدہ کیلئے اور انہی کی طرف سے روسیوں کے پاس نیا بستین بھیجی ہیں جب یہ لائن مالکوں کو واپس ملجائیگی تب اس ریلوے کے متعلق تاوان و تلافی نقصان کا معاملہ پیش ہو کر زیر غور آئیگا

۱۴ جنوری۔ ملین نام ہاسپٹل شپ (بحری ہسپتال جہاز) بتاریخ ۱۴ ماہ حال معرکہ چین کے مریضوں کو لیکر بمقام تونسن پہنچا

ایضاً۔ پیکن کی خبروں سے معلوم ہوا کہ وزرا چین نے دول یورپ کی مشترکہ یادداشت پر دستخط کر دی ہیں

۱۵ جنوری۔ چین نے یادداشت معلومہ کے کسی فقرہ پر اعتراض نہیں کیا ہے

۱۷ جنوری۔ اب جبکہ عہدنامہ مرتب ہو کر اس پر دستخط بھی ہو گئے ہیں۔ اضلاع متحدہ امریکہ کی گورنمنٹ اسبات کی خواہاں ہوئی ہے کہ فوجی کارروائی یعنی لڑائی جھگڑا موقوف کر دیا جائے اور افواج دول غیر کم از کم نواح پیکن سے تو ضرور ہی واپس بلالی جائے

انگلینڈ و امریکہ میں دونوجگہ اس بات کی تحریک ہو رہی ہے کہ چین میں دول یورپ کی انٹرنیشنل (مخلوط) افواج کی

شہر جہلم کا پانی محکمہ نہر کی ذاتی ضروریات کے لئے تو یکم جنوری کو کھلگیا تھا۔ یکم اپریل سے زمینداروں کاشتکار کو بھی ملنا شروع ہوگا

وار آفس کے تازہ ترین شمار اعداد سے معلوم ہوا کہ اسوقت جنوبی افریقہ میں ۲ لاکھ دس ہزار فوج بتفصیل ذیل موجود ہے۔ ایک لاکھ ۴۳ ہزار فوج باقاعدہ۔ کولونیل (نوآبادیکی) فوج قریباً ۳۳ ہزار۔ ملیشیا ۷ ہزار۔ والنٹیرز ۱۷ ہزار۔ یومنری ۸ ہزار۔ انگلینڈ اور کینیڈا سے کمک پہونچنے پر اس طاقت میں اور بھی اضافہ ہو جائیگا

محاربہ ٹرانسوال

لنڈن، جنوری۔ بعد کی خبر۔ چونکہ نہین معلوم حملہ آور بویر کہان کہان معجود ہین اس وجہ سے کیپ ٹون مین بڑی بیچینی اور تشویش پھیلی ہوئی ہے۔ شہر کی چار دنطرف حفاظت کیلئے توپین لگادیگئی ہین۔ ضلاع مغربی کے کسان برٹش ملٹری احکام کے ہاتھ گھوڑے فروخت کرنے پر رضامند نہین ہوتے۔ بویر دنکی تازہ ترین یورش یہ سنی گئی کہ دریائے اورنج کے اوپار والی کمانڈو شہر جیمز ٹون کیطرف بڑہ رہی ہے۔ کیپ ٹون کی قریب ڈچ کسانون کی مظالم سے تنگ اکر بہت سی برٹش باشندی قصبہ مذکور کے اندر آن اکر پناہ لے رہے ہین۔ بویر دنکی ایک کمانڈو مقام فریزر برگ پر حملہ آور ہے۔ غنیم نے دو سو آدمیونکا ایک دستہ علیحدہ کر دیا ہے جو مقام پکٹبرگ کی سمت مین بڑہ رہا ہے یقین کیا جاتا ہے کہ انکے آگے آگے کرونیل (نو آبادیکی سپاہ) مین لارڈ کچنر اطلاع دیتے ہین کہ لنڈلے کی قریب جنرل نوکس کو ۱۲۰۰ آدمیونکا دشمن کی معقول جمعیت سے مقابلہ ہوا جسمین ہمارے کرنیل لیگ۔ دو افسر اور ۱۵ سپاہی مقتول ہوئے اور دو افسر بیس سپاہی مجروح۔ آخر ۵ تاریخ کو کرنیل بینگٹن نے ڈلاری اور سٹینکیمپ کی پوزیشون کو مقام ناٹ پورٹ (اور ٹرانسوال) سے خالی کر دیا۔ غنیم ۲۰ آدمیونکا نقصان اٹھاکر پیچھے ہٹا۔ بویرونکا کمانڈنٹ ڈوپریز اسیر ہوگیا۔

۸ر جنوری۔ اوسلینڈ نام ایک فرقہ پسند اخبار مین جنرل فرنچ اور اونکی فوج پر تشدد کے جھوٹے الزام لگائے گئے۔ اڈیٹر بعلت لائبل گرفتار ہوا۔ اور آخر ضمانت پر چھوٹ گیا۔ وزراء کی اجلاس سے مسٹر چیمبرلین کو اطلاع ملی ہے کہ ہم سب (وزراء) بلا استثناء اس امر پر اتفاق کر لیا ہے کہ آسٹریلین کنٹنجنٹ فوجکی جمعیت پہلے اونہی ہی کر دیجائے جتنی کہ تھی۔ چنانچہ فوج مذکور کیواسطے دو ہزار نین سو سپاہی۔ ۲۵۰ ہزار گھوڑے درکار ہونگے۔ اور وہ اس مہینہ کے اخیر تک تیار ہو جائینگے۔ کرنیل بیگ۔ جو لنڈلے کی قریب مارے گئے اب معلوم ہوا کہ وہ افواج نوآبادیہ کے افسرون مین سے تھے اور کمانڈر انچیف کی باڈیگارڈ کی اٹاچی تھے۔

ایضاً۔ بویر حملہ آور چونکہ اب کیپ ٹون سے ڈیڑہ سو میل ہی رہگئے ہین اس واسطے حفاظتی گارد کی بہتری غیر معمولی سرعت کے ساتھ ہو رہی ہے صوبجات مغربی کی ایک لاکھ دیسیون کیطرف سے سر الفریڈ ملنر (گورنر جنرل کیپ کالونی) کیخدمت مین ڈیپوٹیشن پہونچا تہا کہ حملہ آورونکو پسپا کرنے مین گورنمنٹ کی امداد کیلئے ہماری فوجی خدمات درکار ہون تو ہم تیار ہین مگر صاحب معدوح نے انکی درخواست نامنظور کی۔ مسٹر متیر ممبن۔ مسٹر سویرا اور مسٹر ہوف میر جنوبی افریقہ سے انگلینڈ کو اسغرض سے آرہے ہین کہ قوم کے آگے گورنمنٹ کی موجودہ حالت کا اظہار کرین۔ جنرل بلر بٹ بھی کیپ ٹون مین آگئے ہین اسغرض سے کہ جو فوج مدافعت مقام پکٹبرگ مین مصروف نقل و حرکت ہے اور سکو مقابلہ غنیم کیلئے ترتیب دی لین۔ بیانکیا جاتا ہے کہ دشمن کی ڈیڑہ ہزار جمعیت مقام سدرلینڈ کی شمالمین پڑی ہے مگر ہماری طرف سے بھی کولونل سٹریم گارڈز (نام حفاظتی فوج) کو کرنیل ہنیکر بمعہ ایک میکسیم دستہ کے مقام مذکور کے جنوب مین مقابلہ کو تیار ہین۔ بعد کنجرین۔ مقام میکلبسرگ پر جنرل کلیمنٹس کے دستہ مین گھوڑونکی بیماری نمودار ہوئی ہے۔ پناہگیرون کے کیمپ واقع پورٹ ایلزبتھ مین جو بویر عورتین ہین۔ انکے حال کی تحقیقات کیلئے ایک ڈچ ڈیپوٹیشن بھیجا گیا تہا۔ یہ معلوم کرنیکو کہ انہین کسیطرح کی شکایت تو نہین؟ ڈیپوٹیشن کی رپورٹ اسپارہ مین نہایت تسلی بخش ہے۔ اون عورتون نے بڑے زور سے انکار کیا کہ ہمارے ساتھ ہرگز کوئی بدسلوکی نہین کیگئی۔ غنیم شیخیان بگھار رہے ہے کہ کیپ مین ابھی تو ہماری صرف پیشرو ہی آئی ہے حقیقت تو جب معلوم ہوگی جب خود جنرل ڈیوٹ آن دھمکوگا

۹ر جنوری۔ جوالی کیمبرلی کی سڑ مین مورچہ بنانے یا شاید اور کسی فوجی اغراض کیلئے آدمیون اور سامان خورد و نوش سے صاف کیجارہی ہے۔ اخبار ٹائمز کہتا ہے امید ہے کہ کیپ کی حفاظتی فوج اسی مہینہ مین وہان سے روانہ ہو جائیگی مگر انکی روانگی ابھی مزید اطمینان ہونے تک کیلئے ملتوی کیگئی ہے۔ نٹال کی والنٹیر عارضی طور پر فوجی آئین کی پابند کیے گئے ہین اور گورنر صاحب انہین بوقت ضرورت جنگی خدمات کیلئے طلب کر سکتے ہین۔ وہ بہت سی والنٹیر بھی جو علیحدہ ہو چکے تھے اب انکی شامل ہو رہی ہین۔ کیپ ٹون مین والنٹیر فوجی قواعد کی مشق کر رہی ہین۔ پرائیویٹ کارخانون نے اپنے ملازمون کو وردیان پہنادی ہین جو اپنے کام کے اوقات مین برابر فوجی قواعد کی مشق کرتی ہین۔ پکٹبرگ کی قریب درہ پیکانیر زکلوف پر قبضہ کر لینیکے لیے ہمارے پچاس نہائیکل سواردن نے بویرون پر زور سی یورش کی کچھ دیر تو زور کی لڑائی ہوتی رہی۔ آخر غنیم کو بہاگتے ہی بنی۔ ہمارے بھی اس مقابلہ مین تین آدمی مقتول ہوئے اور ۲۳ مجروح۔

۱۰ر جنوری۔ ہمارے سائیکل سوارون اور بویر دنکی درمیان لڑائی ہونے کی خبر۔ بعد مین معلوم ہوا کہ بالکل غلط تہی۔ (ویکیل۔ واہ میان ریوٹر! تمہارے کیا کہنے ہین۔) کیپ ٹون مین افواہ ہے کہ پکٹبرگ کی قریب بویرون کا دشمنون سے مقابلہ ہوا۔ کمبرلی سے سات میل جنوب مین بویرون کی ایک جمعیت نے موشیون کی ایک کمپنی پر تاخت کی جو یومنری فوجکی زیر حفاظت تہا۔ جو کسان فوجکیلئے اپنے گھوڑے (قیمتاً) دینے سے انکار کرتے تھے اب انسے فوجی آئین کے مطابق جبراً لیے جائینگے۔ کیپ کی ہموار میدان مین خلیج فاس سے خلیج ٹیبل تک خندقین کہودی جا رہی ہین۔ مقام رچمنڈ کے قریب (ہماری) ہرینٹ سپاہ کی پانچ آدمی گرفتار ہوگئے۔ بعد کی ایک لڑائی مین دو بویر مارے گئے۔ اور ایک زخمی ہوا۔

۱۱ر جنوری۔ ایک سرکاری مرسلہ سے معلوم ہوا کہ بویرون نے ایک ہی وقت مین ڈیلگوا ریلوے کے پانچ مقامات پر یورش کی۔ مگر پانچون جگہ زک کہائی۔ ان مقابلون مین ہماری فوجکی کپتان فوبسری اور ۲۰ سپاہی مارے گئے اور دو افسر ۵۹ سپاہی مجروح ہوئے۔ یہ حملہ رماہ حال کی شب کو ایسے وقت مین کیگئے جب کہ چارون طرف کہرچہایا ہوا تہا۔ اسی اندہیرے دہندلے مین ساری رات زور کی لڑائی ہوتی رہی۔ آخر بویر اپنے مقتولین کی ۲۴ لاشین میدان جنگ مین چھوڑ کے بہاگ گئے۔ سر چارلس پارسنس صاحب افواج یومنری۔ گلوسٹر رجمنٹ اور انکا شایر یومنریز کا ایک مضبوط دستہ اور توپخانہ وغیرہ لیکر ۱۶ر جنوری کو مقام کارراون پہونچے۔

ایضاً۔ کل ایک بویر کمانڈو نے بے پرس کی ماتحتی مین کروگرز ڈورپ کی شمال کیطرف ایک برٹش بدرقہ پر حملہ کیا۔ مگر غنیم کو اپنے مقتولین کی گیارہ نعشین چھوڑ کر پسپا ہونا پڑا۔ جنرل پگیٹ نے مقام میگلسبرگ پر دشمن کا مقابلہ کیا۔ مفصل حالات ابھی معلوم نہین ہوئے۔ موسمی افواج نے پیکنیر زبرگ اور بعض دیگر جنگی موقعون پر قبضہ کر لیا ہے۔ پریٹوریہ کے بہت سے بویرون کو اطاعت قبول کرنیکی ترغیب دینیکیلئے لارڈ کچنر کے اعلان مین یہ جو وعدہ کیا گیا تہا کہ اطاعت گزینون کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائیگا اور انہین بمعہ اہل و عیال کی برٹش کیمپ مین پناہ دیجائیگی۔ اسکی متعلق جوہانسبرگ کی یوٹیلیٹی کمیٹی نے اختلاف رائے ظاہر کرکے سر آلے ملنر سے کہا کہ یہ نرم پالیسی اچھی نہین۔

ایضاً۔ پانچہزار بویر جو جرمن وسٹ افریقہ کیطرف نکلکی جانے لگے تھے اب جانب جنوب مڑکر لوٹ پڑے اور کیپ کیطرف بڑہ رہے ہین۔ کیپ کالونی پر مغرب کیطرف سے حملہ کرنیوالی بویر مقام کلوینیا سے ستر میل جنوب مین ہین اور خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ساحل بحر کے کنارہ کنارہ بڑہین گے۔ کچھہ نیلی وردی والی بند و تین خلیج لمبرٹ پر آنکر اتری تھے جہان وہ نرغہ کر لیے گئے ہین۔ غنیم کا کمانڈنٹ ہرٹزوگ سات سو فوج کے ساتھ مقام کلین ولیم سے پچاس میل مشرق مین ہے۔ اور نو سو آدمی کرونسٹیٹر نجہ کی ماتحتی مین گراف ریزٹ کی سرحد پر حملہ کر رہے ہین۔ افواہ ہے کہ مغربی علاقہ کی ڈچ دشمن کی ساتھ شامل ہوتے جاتے ہین۔ دشمن کا ایک چھوٹا سا دستہ دریائے اورنج کو عبور کر آیا تہا۔ ہماری پولیس اور سوارہ کسانون نے الیوال شمالی کیطرف پسپا کر دیا۔ چار ہزار رنگروٹ مین برٹش گورنمنٹ کو اس مضمون کی پہونچی ہین کہ ہمین پانچوین وکٹوریہ کنٹنجنٹ فوج مین بھرتی کر کے جنوبی افریقہ بھیجدیا جائے۔

۱۲ر جنوری۔ ایک سرکاری مرسلہ مورخہ ۱۰ر جنوری مظہر ہے کہ کل رات کو بویرون نے مکاڈوڈورپ پر حملہ کیا مگر پسپا کیے گئے۔ آئرش فیوزلیرز کی لفٹنٹ ہیرس مارے گئے۔ جنرل بردس ہملٹن نے مقامات ہوسپٹیڈ اور بلفونٹین کو خلاص کیا۔ آخر الذکر جگہ دو ماہ سے دشمن کی محاصرہ مین تھی اور وہانکی قلعہ نشین فوج نصف راشن پر گذارہ کر رہی تھی۔ ونٹر برگ مین ہماری مونٹڈ انفنٹری نے ۴۰ قیدی اور تین سو گھوڑے گرفتار کیے۔ ہرٹزوگ کی فوج سدرلینڈ کے قریب آن پہونچی ہے۔ دیگر حملہ آور پارٹیان چھوٹی چھوٹی ٹولیون مین منقسم ہو رہی ہین اور بعض شمال کو واپس جا رہی ہین (بعد کی خبرین) جنرل گرنیفل مقام مریز برگ مین آن پہونچے ہین۔ پچھلے چند دنون مین حملہ آورون کی قریب آنی پر بہت سے کرونیل انکی ساتھ شامل ہوگئے ہین۔ بلیٹفونٹین کی قلعہ نشین فوج مع مقام ذخایر و آبادی کی مقام سمالڈیل کو منتقل کر دیگئی ہے۔

چھہ ہزار حفاظتی فوج والنٹیر جو تازہ بھرتی کیگئی ہے عام شاہراہون اور بازارون مین جنگی قواعد کی مشق کر رہی ہے۔ بویر دنکی ایک پارٹی برلن (جرمنی) پہونچی ہے۔ یہ لوگ نما کو الینڈ مین آباد ہونا چاہتے ہین۔

ہندوستان کی خبریں

گزشتہ اشاعت مین یہ خبر درج ہوچکی ہے کہ ضلع جالندہر طاعون سے بری قرار دیا گیا۔ مگر افسوس وہان یہ کمبخت دبا پھر نمودار ہوگئی ہے۔ موضع مبتلائے طاعون کا نام چک لالہ ہے اور آبادی (۳۱۵) اسوقت تک سایک واردات ہوئی ہے امید ہے کہ تدابیر انسداد مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ ہوگا۔

پنجاب کے اضلاع جالندہر۔ گورداسپور۔ سیالکوٹ کے جو اشخاص "ماگھ میلہ" مین جو بمقام اللہ آباد ہوتا ہے شریک ہونے کو جانیوالے ہون انکی اطلاع کیلئے ممالک مغربی وشمالی کے سرکاری گزٹ مین اعلان ہوا ہے کہ طاعون زدہ مقامات کے لوگون کیلئے نواح میلہ مین ایک خاص کیمپ مقرر ہوگا۔ اسی مین اونکو رہنا سہنا پڑیگا اور اسی مین پکانا کھانا۔ سونا وغیرہ اور وقتاً فوقتاً انکا طاعونی معائنہ ہوتا رہیگا۔

ہفتہ مختمہ ۵ جنوری مین طاعون سے کل موتین ہندوستان بھر مین ۲۴۶۳ ہوئین۔ پچھلے سال انہی دنون اور اسی عرصہ مین میزان اموات طاعونی ۱۳۸۶ تھی۔ انمین سے ۱۵۰۰ تو بنگال کے اضلاع پٹنہ۔ سرن۔ مونگیر اور گیا مین ہوئین۔ بمبئی پریذیڈنسی مین ۶۱۲ اموات۔ میسور مین ۴۱۴۔ اور بمبئی سٹی مین ۱۷۱۔ مدراس پریذیڈنسی مین کل ۴۲ ہریاست حیدرآباد مین ۱۴۔ اور پنجاب مین ۱۱۔

قحط زدگان ہند کی امداد مین اسال پانچ کروڑ چوراسی لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ ایکبرس کا قحط چار لاکھ مربع میل رقبہ مین پھیلا ہوا تھا۔ مارچ آیندہ تک ابھی ڈیڑھ کروڑ کے قریب روپیہ اور قحط زدون پر خرچ ہوگا یا پانچ لاکھ بلکہ شاید اس سے بھی کچھ زیادہ جانین اس سال قحط کیوجہ سے بہوکون مرگئین اور افسوس کہ ۴۰ کروڑ ابنائے وطن جابجا سے خارجی امداد دین ملنے پر بھی انہین نہ بچا سکے۔ پھر بھلا مرے پیچھے اونکو رویا تو کون ہوگا؟

بس گزشتہ خفت و کس نمدہت کہ کیست ۔ بس جان بلب آمدہ بر و کس گریست۔

افواہ ہے کہ سر سی۔ ایم ریوز صاحب ممالک مغربی وشمالی واودھ کے لفٹنٹ گورنر مقرر ہونگے۔

قحط زدہ ضلع بنگلہ اور بنکوٹہ مین بارش ہوئی ہے جسکے آثار پائے جاتے ہین۔ ابھی تک ۲ لاکھ ۱۴ ہزار آدمی قحط ریلیف پر ہین اور ہفتہ گزشتہ کی نسبت ۵ ہزار آدمی بڑھ گئے۔ سال حالمین ۸۰ ہزار روپیہ لنکاشایر سے ۸۶۰۰ لورپول سے ۲۲۰۰ سوتھ پورٹ سے ۶۷۰۰ گلاسگو سے ۱۰ ہزار میلبورن سے ۳۰ ہزار کوئینز لینڈ سے ۶۰۰۰ ٹکیڈ فیا سے۔ لنکاشایر کی فہرست اب بند ہوگئی۔ وہان سے کل روپیہ ۶ لاکھ ۵۱ ہزار ۳۶ آیا۔

لورپول نے کل ۴ لاکھ ۵۷ ہزار دیا۔ وصول شدہ چندہ کی کل میزان ایک کروڑ ۴۴ لاکھ ہے جس مین سے ۱½ ۱۱ لاکھ روپیہ اس وقت بچت مین ہے جو سب کا سب غالباً صوبہ بمبئی مین خرچ کیا جائیگا۔ اور یتیمونکی پرورش مین سنٹرل قحط کمیٹی کا ارادہ ہے کہ ماہ مارچ تک فنڈ کھلا رکھے۔ فنڈ مذکور مین ۲۲ ہزار جاپان سے بھی آیا ہے اور ہندوستان پر رحم کھا کر جن لوگون نے دیا انکو ہندوستان سے کچھ بھی تعلق نہین سوائے ہمدردی کے۔ یہ چندہ خاص جاپان کے چھوٹے چھوٹے لڑکون نے بھی اپنی جیب خرچ کے پیسون مین سے ایک حصہ دیا۔ اور عورتون نے بالون مین ٹانکنے کی سوئیان نذر کین۔ جاپان مین ہندوستان سے اس لیئے ہمدردی ہے کہ وہ اسکو اپنا اصل وطن سمجھتے ہین۔ کیونکہ بدھ مذہب جو جاپان کا عام مذہب ہے یہین سے نکلا ہے جاپان مین ہندوستان کو ویسا متبرک خیال کرتے ہین جیسا ہندو بنارس کو اور مسلمان حجاز کو۔

گورنمنٹ ہند نے مہاراجہ بھوپیندر سنگھ کمسن والی پٹیالہ کا حق گدی نشینی تسلیم کرلیا۔ اور انتظام ریاست کیلئے کونسل مقرر ہوئی۔ مہاراجہ صاحب کی عمر صرف ۱۴ سال کی ہے۔ ۱۸ برس کی عمر ہونے تک کونسل انتظام کریگی جسکے پریسیڈنٹ سردار گوربخش سنگھ صاحب اور ممبر آنریبل خلیفہ سید محمد حسین صاحب بالقابہ اور لالہ بیگو رام صاحب قرار پائے ہین۔ پھلکیان ریاستون کے متعلق ایک پولیٹیکل ایجنٹ کا تقرر بھی تجویز ہوا ہے جو گورنمنٹ پنجاب کے ماتحت ہوگا۔ ۱۸۷۱ء سے پولیٹیکل ایجنٹ کی ان ریاستون مین ضرورت نہین سمجھی گئی تھی۔ مگر اب ضرورت محسوس ہوئی اس منصب پر میجر ڈنلوپ سمتھ صاحب سی۔ آئی۔ ای مقرر ہوئے ہین۔ مگر صاحب موصوف ماہ نومبر سے پہلے اس عہدہ کا چارج نہ لین گے۔ اور اس وقت تک کپتان پیو پیم ینگ صاحب سی۔ آئی۔ ای جنکی خدمات بطور ہوم ممبر دست کو تفویض کیگئی ہین قائمقام پولیٹیکل ایجنٹ کا کام کرینگے۔ میجر ڈنلوپ سمتھ صاحب سی۔ آئی۔ ای کی گزشتہ خدمات سے جو لوگ واقف ہین اور خصوصاً حال کی خدمات راجپوتانہ سے وہ تسلیم کرین گے کہ یہ انتخاب عمدہ ہے۔

دہلی مین آخر ماہ مارچ مین حضور لفٹنٹ گورنر بہادر صوبہ پنجاب ایک عالیشان دربار منعقد فرمائین گے جس مین خلعت وغیرہ تقسیم ہونگے۔

انگلشمین کلکتہ نے پھر یہ رائے ظاہر کی ہے کہ ہندوستان کا دارالخلافہ مستقل طور پر کلکتہ کی جگہ شملہ ہے اور موسم سرما کے چند ماہ دہلی مین بسر کیئے جایا کرین۔

افسوس حضور لفٹنٹ گورنر بہادر کے برادر عزیز ای۔ ایم ینگ صاحب انتقال فرما گئے۔

جسٹس رانا ڈے ۱۶ تاریخ کی صبحکو گیارہ بجے حرکت قلب کے رک جانیسے یکایک فضا کر گئے۔ افسوس! بمبئی عمدہ بگڑی۔ رؤسا شہر۔ طلباء مدارس۔ عہدہ داران دفاتر۔ جہان ہائیکورٹ غرض تمام معززین نے اس حادثہ پر اظہار غم کیا۔

ہندوستان مین ملٹری کالج قایم کرنیکی تجویز پر بقول "آرمی اینڈ نیوی گزٹ" ولایت مین بھی توجہ ہو رہی ہے۔ یہی اخبار برٹش گورنمنٹ کو اس تجویز کی جانب توجہ دلاتا اور اوسکی اہمیت پر زور دیتا ہے۔

احاطہ بمبئی مین پھر خوفناک قحط کے آثار نمودار ہین۔ عرصہ پانچ سال مین قحط کا یہ تیسرا حملہ ہے۔ بجالیکہ دیگر حصص ہند نہایت عمدہ فصل متوقع ہے۔ اگر ملک کی پیداوار نصف ہی رہے تو بہر صورت کافی بلکہ وافی ہو۔ مگر افسوس فری ٹریڈ کے اصول سے لاچاری ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خواہ کیسی ہی ناقابل برداشت مصیبت ہندوستان والون کو برداشت کرنی پڑین مگر غلہ کی ایک مقدار کثیر ممالک غیر کو ضرور جائے۔

نیشنل کانگرس کمیٹی لاہور نے بعض مسلمانون کو بھی اجلاس کانگرس مین مدعو کیا تھا یہانتک تو خیر مگر اونکو مسلمان ڈیلیگیٹ جو قرار دیا جاتا ہے یہ صریح غلطی ہے کیونکہ اخبار ٹریبون مین جو کانگرس کا ایک سرگرم آرگن ہے جن پچاس مسلمانون کے نام شایع کیے گئے ہین انمین سے ۴۰ فیصدی یعنی چالیس کے قریب بڑے بڑے دعوی سے اور بلا خوف تردید اسی پیان کانگرس کے مقاصد کو کیونکر سمجھا ہوگا۔ اور کس چیز نے اون سے کانگرس کے فیوض و برکات کا اقرار کرایا ہوگا؟ بجالیکہ انکی ہمقوم ہندو مین اچھے اچھے تعلیم یافتہ اور ڈگریان پائے ہوئے گریجویٹ بھی اسکی خوبیون کو آج تک نہین سمجھ سکے۔

افسوس کہ صرف اودھ روہیلکھنڈ ریلوے لائین پر ہی بدنظمیان نہین پائی جاتین بلکہ اور لائینین بھی اپنی بدنظمیون سے مسافرون کی تکالیف بلکہ بعض اوقات ہلاکت تک کا باعث ہوتی ہین چنانچہ ۵ جنوری کی میل ٹرین مین جو دہلی سے اجمیر کے لئے ۱½ ۲ بجے پہونچی۔ زنانہ گاڑی سے ایک عورت مردہ پائی گئی جو بابو بنسی دھر صاحب وکیل اجمیر کی زوجہ تھی تحقیقات سے دریافت ہوا کہ اس عورت نے لاٹ پورہ سٹیشن پر بستر اہی چیز مانگی تھی۔ مگر کسی نے ایک نہ سنی۔ یہ غریب مرض ہیضہ مین مبتلا تھی اور شدت تشنگی مین ایک قطرہ پانی کو ترس کر اسنے لاٹ پورہ اور اجمیر کے درمیان تڑپ تڑپ کر جان دیدی جس وقت گاڑی سٹیشن اجمیر پر پہونچی۔ بابو صاحب اپنی بیوی کو لینے کو وہان آئے ہوئے موجود تھے مگر اوسکو مرا ہوا پایا۔ اس سے تشنہ کام کوچ نہ کرتی۔

راجشاہی کی زرعی انجمن نے قرار دیا کہ قانون انتقال اراضی کی صوبہ بنگال مین بھی توسیع کیجائے۔

ریلوے کی ایک شاخ ضلع سارن کیطرف ہوتی ہوئی گورکھپور۔ چمپارن۔ مہتیہ راج تک بنے گی۔

ہندوستان مین پچھلے سال ۵۸۰ آدمی جنگلی جانورون اور سانپون سے مرے اور ایک لاکھ کے قریب مویشی۔

بہاگلپور مین راجہ شب چندر بینرجی نے ایک ٹکنکل سکول جاری کیا۔

سورت کے ایک دریادل ہندو پلیڈر نے اپنی برادری کے لوگون کی اعلی تعلیم کیلئے دو لاکھ روپیہ دیا جس قوم کے افراد ایسے عالی حوصلہ ہون بھلا وہ کیون نہ ترقی کرے۔ افسوس کہ مسلمان بہت کم ایسی نظیر ہمین پیش کرینگے۔

پونا کیطرح سنا ہے کہ لکھنؤ مین بھی اخبارات کی نگرانی کیلئے ایک کمیٹی قایم ہونے کی تجویز ہے۔

دربار میسور نے مولوی لوگون کیلئے ایک امتحان قرار دیا ہے جیسے کہ کنادہ پنڈتون کی امتحان کا طریقہ پہلے سے جاری ہے۔

ایک خوفناک آزمایش

اوکسفورڈ شائر کے کھیت میں کام کرنیوالے ایک مزدور پر جو مصیبت خیز وقت پڑا یہ خبر سمجھو کہ ہر ایک کو ویسی ہی سختی نہیں جھیلنی پڑتی بلکہ شاذ و نادر وہ لوگ ہونگے جنہیں اس قسم کے شدائد سہنے ہوتے ہیں۔

اس تذکرہ کے واقعات کچھ عجیب ہی قسم کے اور غیر معمولی ہیں۔ اوکسفورڈ کا ایک قابل قابل نگار خود اس شخص سے جا کر ملا اور بنظر تصدیق اوسکی اپنی زبانی تمام مفصل حالات سنے۔ مسٹر البرٹ کالکٹ ساکن نیولینڈ وٹمنی (واقع انگلینڈ) جسکی عمر کوئی بتیس سال کی ہوگی۔ آپ ہی اپنی خوشی اپنی رام کہانی یوں بیان کرنے لگا :۔

جنوری ۱۸۹۸ء کی بات ہے کہ یکایک میری ٹانگیں بیکار ہونے لگیں اور رفتہ رفتہ میرے تمام اعضا سن پڑتے گئے اور یہ زبون اثر میرے شکم تک پونہچا۔ اور شدہ شدہ نوبت بایںجا رسید کہ ۱۲ مارچ کو مجبور و لاچار ہو کر میں اپنا کاروبار چھوڑ بیٹھا۔ میں تقریباً بالکل اپاہج ہو گیا اور اب جو کچھ بل بوتا مجھ میں تھا وہ صرف اس قدر یاری دیتا تھا کہ میں دو لکڑیوں (بیساکھیوں) کے سہارے پھدک پھدک کر چل سکوں۔ جب مجھے زینہ کے اوپر جانا ہوتا تو یکے بعد دیگرے میری دونو پاؤں دوسرے آدمی کو اٹھانی پڑتے تھے۔ کچھ دنوں بعد ایک ڈاکٹر کئی ہفتے تک میرا معالج رہا۔ اس نے مجھے آخر یہ مشورہ دیا کہ تم ہسپتال میں جا پڑو۔ چنانچہ میں نے فی الفور اسکی ہدایت پر عمل کیا اور وہاں (شفاخانہ میں) میں کامل چودہ ہفتہ تک پڑا رہا اور مرض فالج کا علاج معالجہ ہوتا رہا۔ ایک پندرھواڑہ (دو ہفتہ) تو میری یہ گت بنا کی کہ دونو ٹانگوں میں سات سات پونڈ کا بوجھ باندھکر لٹایا جاتا کیونکہ معالجوں کا یہ خیال تھا کہ اس طرح میری رگ پٹھے درست ہو جائینگے۔ اس کے بعد مجھے چھ ہفتہ تک آرام دیا گیا اور مقوی ادویہ کا استعمال کرایا گیا۔ پھر میری ٹانگوں میں ایک برقی بیٹری لگائی گئی۔ اور سب سے اخیر میں مجھے پیرس پلاسٹر کی جاکٹ پہنائی گئی اور چھ ہفتہ کیلئے گھر کو بھیجدیا گیا غرض یہ ساری ہی جتن ہوئی مگر مجھے ذرا آس نہ بندھی کہ میں پھر بھی اپنے پاؤں کھڑا ہو کر چلنے قابل ہو سکونگا۔

خیر صاحب۔ اب میں اپنے گھر آگیا اور اس حال میں وہی پلاسٹر آف پیرس کی جاکٹ میرے تن پر رہتی گھڑی گھڑی میرے کپڑے اتاری اور پہنائی جاتے اور کپڑے بدلنے کے علاوہ اوپر والے مجھے اس کمرہ سے اس کمرہ میں اور کبھی اس کمرہ سے اس کمرہ میں اٹھائے پھرتے۔ اور میری اپنی اب تک یہ حالت رہتی کہ اور کچھ کرنا دھرنا تو رہا درکنار، ہل جل بھی نہ سکتا تھا۔ چھ ہفتے سہی زحمت میں بیت گئے۔ مگر تو بہ جی! مرض موذی ٹس سے مس نہ ہوا۔ اور ہار جھک مار کے لوگوں نے مجھے پھر وہیں ہسپتال میں لاڈالا۔ یہاں وہ پیرس پلاسٹر کی جاکٹ بھی اب اتار لیگئی۔ اور اک اور ہی گت بننی شروع ہوئی وہ یہ کہ جہاں آنکر مریضوں کو سواری پر سے اتار لیتے ہیں اسجگہ سے شفاخانہ کے اندر لے حصہ تک اور پھر لوٹکر ادھر سے ادھر تک مجھکو گھسیٹے گھسیٹے پھرتے رہتے کہ شاید اسی طرح رگیں کھل جائیں مجھے یاد ہے کہ ایک نرس (شفاخانہ کی دایہ) بلکہ ایک کیا ساری ہی نرسیں میرے پر ترس کھاتی تھیں اور میری اس قابل رحم حالت پر ان بیچاریوں کا بڑا ہی جی کڑھتا تھا۔ اسمیں شک نہیں کہ سب کے دل میں یہ بات جم گئی تھی کہ اب یہ (یعنی میں) کبھی چلنے پھرنے کے قابل نہ ہونے پائیگا۔ آخر کار پھر کر پھر وہی کیونکر نہیں آس تھوڑا ہی تھی کہ اب یہ فالج میرا پیچھا چھوڑ لیگا۔ لیکن خدا کی شان مجھے ایکا ایکی خود بخود یہ خیال آیا کہ اور تو ساری جتن کر دیکھے کسی سے کچھ بھی نہ بنا۔ اچھا اب ڈاکٹر ولیمز کی گولیاں بھی تو کھا دیکھوں۔ کیا عجب جوان ہی سے شفا ہو جائے۔ آخر انکی جو یہ دھوم مچی ہوئی ہے بے وجہ تو نہیں کچھ تو بات ان میں ہوگی ہی جو لوگ اسقدر انکی تعریفوں کے پل باندھتے ہیں ع زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو۔ ورنہ ع نانا شد چیزے کے مردم نگویند چیزہا" چنانچہ یہ سوچ بچار کر کے میں نے کسی نہ کسی طرح ان گولیوں کا ایک بکس بہم پہونچایا اور تین تین گولیاں روز کے حساب سے کھانی شروع کیں۔ قدرت خدا کی دیکھو کہ تین ہی دن کے اندر میری صحت میں حیرت ناک تبدیلی ہو گئی"۔

مسٹر کالکٹ بولا "پھر تو میری ٹوٹی ہوئی آس بندھ گئی اور میں یہ گولیاں ہمابر کھانے گیا۔ یہاں تک کہ کھا کھا کر دس بکس (ڈبیاں) ختم کر دیئے اور جوں جوں انکو کھاتا تھا صحت اور طاقت ان بدن کچھ نہ کچھ ہوتی جاتی تھی۔ حتیٰ کہ میں چلنے پھرنے اور کام دھندا کرنے لگ گیا۔ اور بالکل ایسا ہٹا کٹا اور چنگا ہو گیا جیسا کہ اپنی عمر میں کبھی اچھے سے اچھے دنوں میں بھی رہا ہونگا۔ مگر تھوڑی عرصہ بعد پھر وہ گولیاں کھانی چھوڑ دیں تو پھر ایک دفعہ مجھے کچھ پالا سا مار گیا۔ سردی ٹانگوں تک سرایت کر گئی اور پھر تو مجھے ایسا معلوم ہونے لگا کہ گویا مثل سابق میرے ہاتھ پاؤں بیکار ہو چلے ہیں لیکن خدا کا شکر ہے کہ انہی گولیوں کا ایک اور بکس کھانے سے جلدی ہی میں سنبھل گیا اور اسوقت سے اب تک بفضلہ ایسا تندرست و توانا رہا ہوں کہ جتنا بیماری سے پیشتر کبھی کسی زمانہ ہوا کرتا تھا پچھلے اکتوبر سے میں حسب معمول اپنا کام کرتا ہوں۔ جو ایک بڑا ہی وقت طلب کام پیشہ ہے۔ کل کا ذکر ہے کہ مجھے سوا ہاف ہنڈرڈ ویٹ سوکھی گھاس کا بوجھ اٹھانا پڑا۔

جس پیشہ میں ایسی شاقہ محنت اٹھانی پڑتی ہو اسے بنا سہنے کرایق ہونا اور دن بدن زیادہ اسکو بوجہ احسن انجام دینے کے قابل ہوتے جانا اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ مسٹر کالکٹ کی صحت اور سکت اسدرجہ بڑھی چڑھی ہوئی ہے کہ بہت سے لوگ جنہیں اسکی سی مہلک اور جان کاہ بیماری نے مہینوں بلکہ کئی برس بستر پر رکھا ہو بلکہ بڑے تندرست و توانا ہوں وہ بھی اسپر رشک کھائیں تو بیجا نہ ہوگا۔ اور اصل تو یہ ہے کہ یہ سارا کرشمہ ڈاکٹر ولیمز پنک پلز کی دائمی تاثیر کا ہے جو فالج۔ لقوہ۔ سل۔ دق اور وجع مفاصل (گٹھیا) جیسی خطرناک بیماریوں اور نیز دیگر تمام ایسے امراض کا قلع و قمع کر چکنے پر بھی برابر قایم رہتی ہے جو عموماً لاعلاج سمجھے جاتے ہیں۔ یا دفع ہو جائیں تو بھی اپنے پیچھے کچھ اس بلا کی ڈھیٹ اور منحوس نشانیاں چھوڑ جاتے کہ آدمی مرنے مرجائے مگر وہ دور نہ ہوں۔ لیکن ڈاکٹر ولیمز پنک پلز کی تاثیر اس طرح بیماری کی جڑ بنیاد کو کھو دیتی ہے اور اسکے اسباب اور آثار و علامات تک کو مٹا دیتی ہے کہ مریض کو دائمی صحت ہی نہیں حاصل ہو جاتی بلکہ وہ اکثر بیش از پیش توانا ہو جاتا ہے۔ جب یہ گولیاں خطرناک سے خطرناک اور مہلک سے مہلک امراض کو حکمی و مترطبہ شفا بخشتی ہیں ایسی مجرب اور سریع الاثر ہیں تو روزمرہ کی معمولی بیماریوں مثلاً سوداوی۔ قراقر۔ کمی خون۔ فساد خون۔ زرد روئی اور امراض جلد وغیرہ کے بارہ میں تو انکی تعریف کرنا اور زور زور سے انکی خوبیوں کے راگ گانا کچھ بھی بیجا اور تعجب کی بات نہیں۔ علی ہذا القیاس ہر سن و سال کی مستورات کے حق میں تو وہ بالخصوص اکسیر کا حکم رکھتی ہیں یعنی جو امراض مخصوصہ کہ صرف طبقہ اناث ہی کو ستاتے ہیں اور ذکوران سے قدرتاً مستثنےٰ ہیں۔ ان گولیوں سے بالکل رفع ہو جاتے ہیں۔ منطقہ حارہ کی سرزمینوں میں بسنے والے لوگوں کی صحت میں خواہ وہ وہاں کے دیسی ہوں یا پردیسی جو خلل عاید ہو جاتے ہیں۔ انکو بھی شفا بخشتی ہیں۔ مثلاً امراض جگر ملیریا کے بخار یا بخار کی دیگر اقسام کے بعد کا اثر صفرہ لوکو موٹر اٹیکسی (جن میں سے اخیر تو معمولی ادویہ سے کبھی جاتی ہی نہیں) عرق النساء۔ رعشہ۔ امراض نخاع۔ درد سر عصبی امراض قلب اور وہ بیماریاں جو خون کی کمی سے پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً انیمیا۔ دق۔ وجع مفاصل۔ بدہضمی۔ دم پھولنا۔ اختناق الرحم۔ زنانہ امراض۔ چہرہ کی زردی اور دبلا پن یہ گولیاں (رجو مرد عورت دونو کے لئے یکساں مفید پڑتی ہیں) دو انچ لمبے اور روپیہ برابر گول بکسوں میں فروخت ہوتی ہیں۔ اوپر باہر کو گلابی کاغذ لگا ہوتا ہے جس پر پورا نام (سات الفاظ) "ڈاکٹر ولیمز پنک پلز فور پیل پیپل" لکھا ہوتا ہے۔ دو روپیہ فی ڈبہ کے حساب سے فروخت ہوتی ہیں۔ منہ مانگے دام پر اور بلیک کر کے بازار میں دوا فروشوں کی دوکانوں سے ملسکتی ہیں +

ڈاکٹر ولیمز میڈیسن کمپنی کے ایجنٹ مسور رتنسی، ۲۱ کالبادیوی روڈ بمبئی و ۵۸ کیننگ سٹریٹ کلکتہ میں +

ان کے بجائے اور دوا خواہ کھلی بکتی ہو یا بند بالکل نکمی ہے +